ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

اپریل 2013ء

لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ یَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِیۡهِ ؕ
فِیۡهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾

یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تُو اس میں (نماز کے لئے) قیام کرے۔
اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔
(سورة التوبة 108:9)

مسجد بیت الرحمٰن ، وینکور، برٹش کولمبیا

مسجد بیت الرحمٰن ، وینکور، برٹش کولمبیا کے چند مناظر

Photos Courtesy of Atiya Azeem

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

اپریل 2013ء　جلدنمبر 42　شمارہ 4

نگران
ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ
پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر
حسن محمد خان عارف

مدیران
ہدایت اللہ ہادی اور فرحان احمد نصیر

معاون مدیران
حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی
محمد اکرم یوسف

تکنیکی معاونین
آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش
شفیق اللہ

مینیجر
مبشر احمد خالد

پرنٹرز
جیمنک گرافکس

فہرست مضامین

☆ قرآن مجید	2
☆ حدیث النبی ﷺ	2
☆ ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆ خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس شوریٰ کے بارہ میں اہم ہدایات	5
☆ ایوانِ طاہر بیت الاسلام مشن ہاؤس میں حکومتِ کینیڈا کا دفتر برائے آزادیٔ مذہب کے قیام کے موقع پر وزیراعظم کینیڈا کا خطاب	6
☆ وزیراعظم کینیڈا کی تقریر کے موقع پر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا اظہار تشکر	9
☆ رپورٹ: ایوانِ طاہر بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو میں وزیراعظم کی آمد	10
☆ اظہار رائے کی آزادی اور اس کی حدود　از مکرم جمیل احمد بٹ صاحب	14
☆ جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری	20
☆ مغربی معاشرے میں نوجوان نسل واقفین نو کے تربیتی مسائل اور ان کا حل　از مکرم خالد محمود شرما صاحب	21
☆ مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب وفات پا گئے۔	25
☆ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی مساعی کی چند جھلکیاں　از نجیب اللہ ایاز	27
☆ رپورٹ جلسہ یومِ مصلح موعودؓ　از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	29
☆ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	32
☆ تصاویر: بشیر ناصر اور اسد سعید	

رابطہ
editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

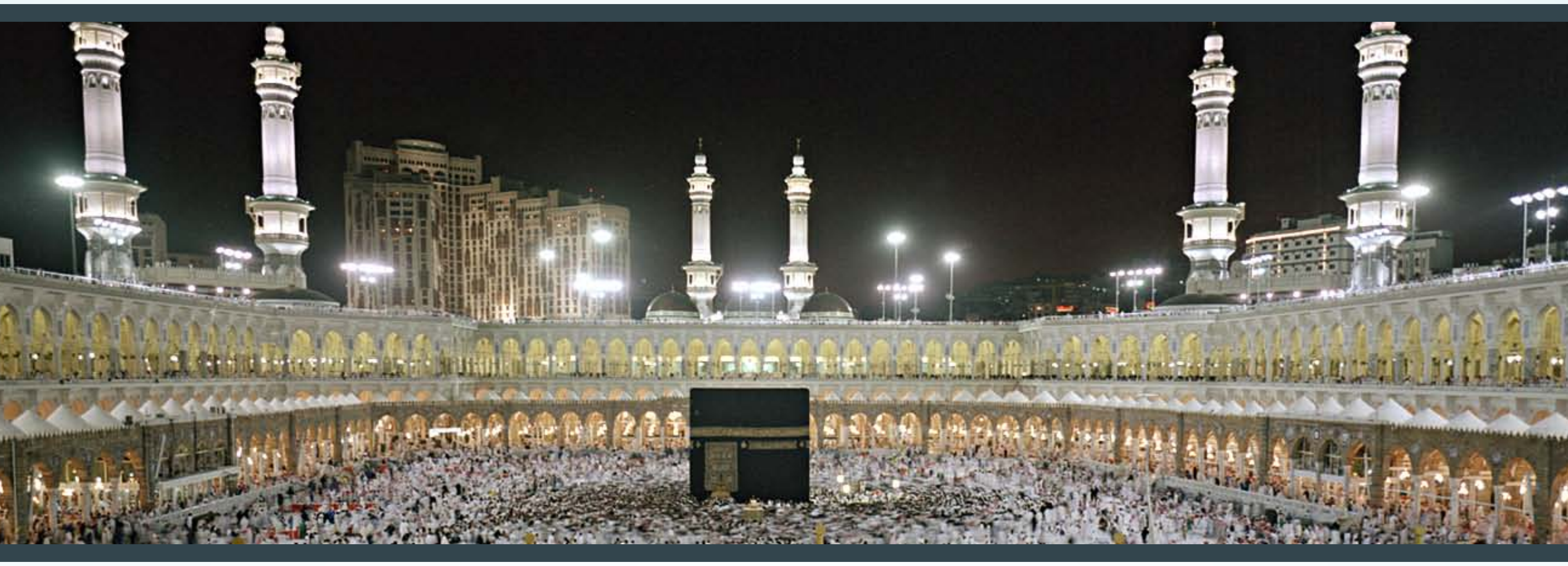

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡمِ ٥

فَمَآ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَمَاعِنۡدَاللّٰہِ خَیۡرٌوَّاَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ٥ وَالَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَالۡاِ ثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَامَاغَضِبُوۡاھُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ٥ وَالَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡالِرَبِّہِمۡ وَاَقَامُواالصَّلٰوۃَ ۪ وَاَمۡرُھُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَھُمۡ ۪ وَمِمَّارَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ٥ وَالَّذِیۡنَ اِذَآ اَصَابَھُمُ الۡبَغۡیُ ھُمۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ٥ وَجَزٰٓؤُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُھَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ٥

(سورۃ الشوریٰ 42 :37-41)

پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اور ان لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔ اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جن پر جب زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔ اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنۡ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا قَالَتۡ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : اَلۡمُسۡتَشَارُ مُؤۡ تَمَنٌ۔

(جامع ترمذی، ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یعنی مشورہ میں دیانتداری اور خلوص ہونا چاہئیے۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسۡتَشَارَکَ فَاَ شِرۡہُ بِا لرُّشۡدِ فَاِنۡ لَمۡ تَفۡعَلۡ فَقَدۡ خُنۡتَہٗ۔

(مسند الامام الا عظم، کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا

’’بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّے میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم کے اس حکم کے بغیر) ’’اس کا حرکت وسکون نہ ہو گا تو اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا: وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (سورۃ الانعام 60:6)

سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے، چلتے، کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ‘ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔

اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہو گا۔

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 9-10)

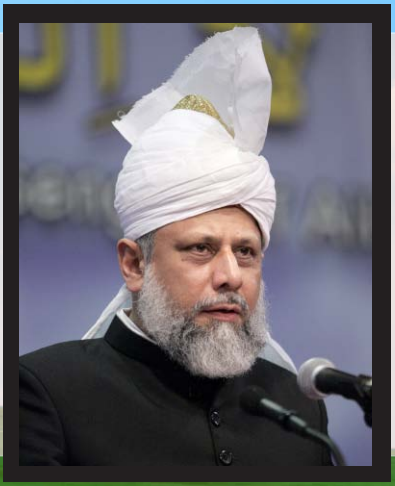

کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے

دعاؤں کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے

مستقل مزاج شخص ابتلاؤں میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مارچ 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ المومنون آیات 107 تا 112 کی تلاوت کے بعد گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں دعاؤں کی قبولیت، دعا کی حقیقت، فلاسفی، دعا کے اسلوب اور دعا کے بلند معیار حاصل کرنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پیش فرمائیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ دعاؤں میں جو بخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے۔ دعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ دعاؤں کے لئے بھی ایک وقت ہوتا ہے جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم اس شخص پر جو امن کی حالت میں خدا کو نہیں بھلاتا، پھر خدا بھی اسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعاؤں میں مصروف رہتا ہے، صدقات دیتا ہے اور احکام الٰہی بجا لانے کی کوشش کرتا ہے، خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اور اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے۔ یہی سعادت کے نشان ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچے عابد کی پرواہ کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے، اپنی نیک خواہشات کی تکمیل کروانی ہے تو ہمیں حقیقی عابد بننے کی طرف توجہ دینا ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو صبر اور دعا کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر زندگی گزارنے کی ضرورت۔ مختلف شہروں اور علاقوں میں احمدیوں کے خلاف شرپسندوں کی منصوبہ بندیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن ہمارا خدا خیر الماکرین ہے۔ ان کے منصوبوں کو ان پر الٹانے والا ہے اور الٹا رہا ہے۔ وہی ہے جس نے اب تک ہمیں ان کے خوفناک منصوبوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ پس خدا کے دامن کو کبھی نہ چھوڑیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مستقل مزاجی سے دعاؤں کی طرف توجہ دیتے چلے جانے کے بارہ میں فرمایا کہ دعا اور اس کی قبولیت کے زمانے کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گداز ش ہوتی جاوے گی۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئیے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئیے۔ یہ کبھی بھی خیال نہیں کرنا چاہئیے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع سے انکار ہے۔ پس ہمارا کام اپنے اندر استقلال پیدا کرنا ہے۔ ہمیں ان شرائط کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ ایمان لانے والوں اور رحم اور بخشش مانگنے والوں کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یقیناً آج تمہارے صبر اور استقلال اور ایمان میں مضبوطی اور میرے سے تعلق کی وجہ سے، میرے آگے جھکنے کی وجہ سے اور میرا عبد بننے کی وجہ سے تم ان لوگوں میں شمار کئے جاتے ہو جو کامیاب لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے مورد بننے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم اور بخشش حاصل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جو اس کا رحم اور بخشش حاصل کرنے والے ہیں۔ ہماری ہر قسم کی کوتاہیوں اور کمیوں کی پردہ پوشی فرمائے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں کی طرف ہماری توجہ رہے اور کامیاب لوگوں میں ہمارا شمار ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ، 19 مارچ 2013ء)

نمائندگانِ شوریٰ کے لئے اہم نصائح

ہمیشہ تقویٰ پیش نظر ہو، صرف اس لئے اتفاق نہ کریں کہ یہ میرے دوست یا عزیز نے رائے دی ہے۔
آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پہلی بات تو یہ ہے کہ: شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں۔ یعنی جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔ پھر یہ ہے کہ خالی الذھن ہو کر دعا سے شامل ہوں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ پھر یہ ہے کہ اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔

کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جس طرح دنیا کی پارلیمنٹیں، اسمبلیاں ہوتی ہیں وہاں بحث و تمحیص شروع ہو جاتی ہے۔ بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔

اگر آپ کی رائے میں وزن ہوگا، لوگوں کو پسند آئے گی تو خود اس کے حق میں عمومی رائے بن جائے گی۔ اگر نہیں تو آپ کا کام صرف نیک نیتی سے جو بھی ذہن میں بات آئی اس کا اظہار کرنا تھا، وہ آپ نے کر دیا۔ اور اس کے لئے یہ بھی ہے کہ دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں۔

آپ نے ایک رائے اپنے ذہن میں بنائی ہے ہو سکتا ہے کہ جب دوسرا اس سے پہلے آ کر اپنی رائے دے دے تو آپ اپنی رائے چھوڑ دیں۔ پھر یہ ہے کہ کسی کی خاطر رائے نہ دیں۔

کسی رائے سے صرف اس لئے اتفاق نہ کریں کہ یہ میرے دوست یا عزیز نے رائے دی ہے یا میری جماعت کے فلاں فرد نے یہ رائے دی ہے۔ آزادانہ رائے ہونی چاہیئے، خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیئے اور پھر یہ ہے کہ کسی حکمت کے تحت کبھی کوئی رائے نہ دیں بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے، یہ نہیں کہ فلاں حکمت حاصل کرنی ہے۔ پھر یہ ہے کہ سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ خواہ اسے کوئی بھی پیش کر رہا ہو، بعض لوگ صرف اس لئے مخالفت کر دیتے ہیں بعض باتوں کو پیش کرنے والا کم پڑھا لکھا یا دیہاتی مجلس کا آیا ہوا ہے۔ پھر یہ ہے کہ رائے قائم کرنے کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ اپنی رائے کو کبھی اس طرح نہ سمجھیں کہ یہ بہت مضبوط ہے اور کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے اس پر اصرار کرتے رہیں۔

پھر یہ ہے کہ رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہیئے۔ مجھے یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، بلکہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہیئے، تائیدی طور پر یہ احساسات تو پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن عمومی طور پر جب رائے دے رہے ہوں تو واقعات پیش ہونے چاہئیں، معین اعداد و شمار پیش ہونے چاہئیں، جس کی روشنی میں دوسرا بھی رائے قائم کر سکے۔ اور وہ بات کریں جس میں دینی فائدہ ہو۔ اصل مقصد تو دین کی ترقی ہے نہ کہ اپنی بڑائی یا علم کا اظہار کرنا ہے۔ اس لئے ہر مشورہ اسی سوچ کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔ پھر یہ ہے کہ ایسی رائے کو سوچ سمجھ کے آنا چاہیئے۔

شوریٰ میں ایسے ایجنڈے آنے چاہئیں جو مخالفین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور مؤثر ہوں صرف چھوٹی چھوٹی باتوں پہ شوریٰ میں ایجنڈے پیش نہ ہوں ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے تو ٹھوس اور جامع منصوبہ بندی اس لحاظ سے ہونی چاہیئے۔ فروعات پر بحث نہ ہو بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر ہے کیونکہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلاوجہ بحثیں چلتی رہتی ہیں اور طول پکڑ جاتی ہیں۔

پھر یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اگر آپ کی رائے دینے سے پہلے اس معاملے میں کوئی اور رائے دے چکا ہے اور وہ آپ کی رائے سے مطابقت رکھتی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ پھر آپ سٹیج پہ آ جائیں اور وہی بات شروع کر دیں۔

اور میں آخر پر سب سے اہم بات یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو، مختصراً میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے، تقویٰ پیش نظر ہو، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے مشورہ دیں کہ اے اللہ! ہم تو ہر علم کا مکمل احاطہ کئے ہوئے نہیں ہیں، تو ہی ہماری مدد فرما اور ہماری صحیح رہنمائی فرما۔ تیرے نام پر، تیرے دین کی سربلندی کی خاطر، تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خاطر، ان کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر، تیرے مسیح و مہدی نے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مشورے کی خاطر خلیفہ وقت نے ہمیں بلایا ہے، تو ہمیں توفیق دے کہ صحیح مشورہ دے سکیں۔ ہماری ذات کی کوئی ملونی بیچ میں نہ ہو اور خالصتاً ہم تیری خاطر مشورہ دینے والے ہوں۔ صحیح راستے سمجھانے والا بھی تو ہے اور ذہنوں کو کھولنے والا بھی تو ہے، تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اس مرحلے سے تقویٰ پر چلتے ہوئے گزار۔

اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورے دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بہت مدد فرمائے گا اور صحیح راستے بھی سمجھائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے بھی آپ فیضیاب ہوں گے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9 مارچ 2007ء)

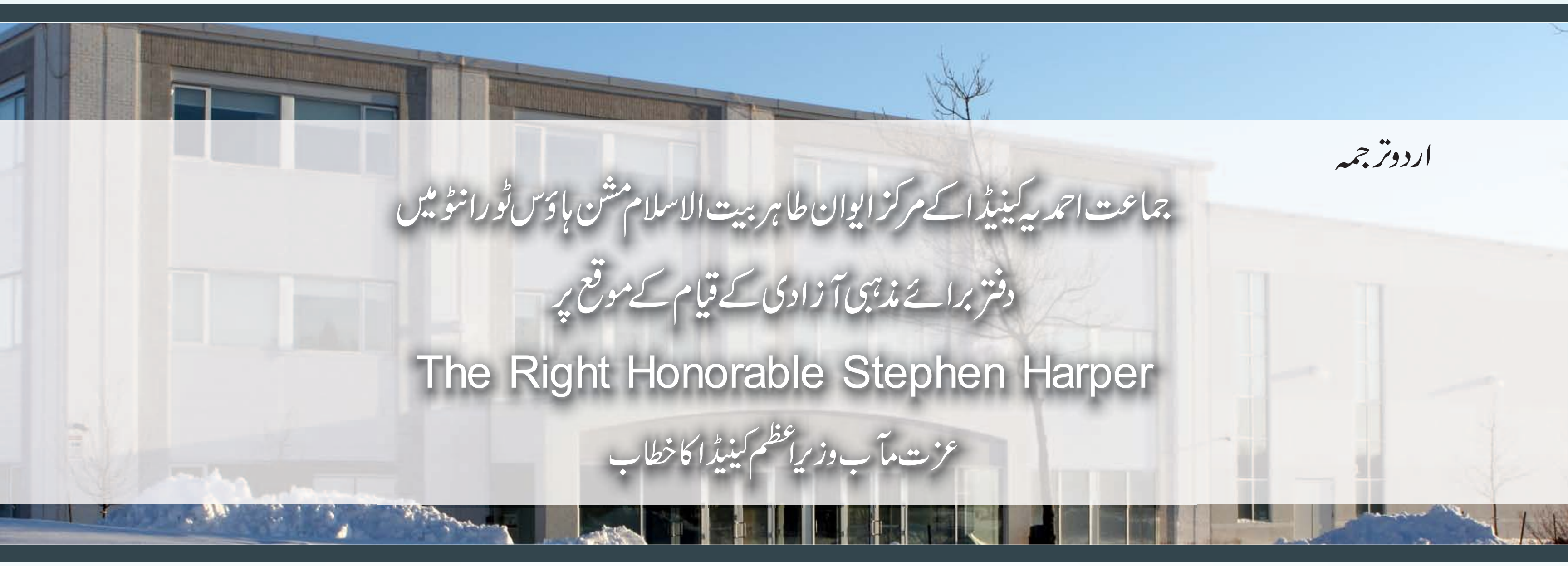

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوان طاہر بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو میں دفتر برائے مذہبی آزادی کے قیام کے موقع پر

The Right Honorable Stephen Harper

عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا کا خطاب

عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا نے 19 فروری 2013ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوان طاہر بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو میں حکومتِ کینیڈا کے دفتر برائے مذہبی آزادی کے قیام کے موقع پر قوم سے خطاب فرمایا۔ جو براہ راست کینیڈا کے تمام ٹیلی ویژن چینلوں سے نشر ہوا اور دیکھا گیا۔ The Right Honorable Stephen Harper وزیر اعظم کینیڈا کے خطاب کا اردو ترجمہ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

The Right Honorable Stephen Harper

عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا کا خطاب

آپ سب کا بہت بہت شکریہ!!

میں سب سے پہلے جیسن Jason آپ کے تعارف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس کام کا آغاز آج ہم کرنے والے ہیں جیسن Jason اُس سے جذباتی لگاؤ رکھتے ہیں اور اِس مہم کے لئے اُنہوں نے بہت کام کیا ہے۔

عزت مآب جولین فونٹینو Hon.Julian Fantino ممبر پارلیمنٹ، آپ اس حلقہ (وان Vaughan) سے ہیں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ آج کی عظیم تقریب کے روح رواں ہیں۔ اور آپ نے ہماری آٹواہ کی ٹیم میں ایک شاندار اضافہ ہیں۔

میں اپنی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ممبران کا بھی شکرگزار ہوں جو آج یہاں اِس اہم تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں خاص طور پر عزت مآب بیو شپلے Hon.Bev Shipley ممبر پارلیمنٹ کا شکریہ گزار ہوں کہ انہوں نے مذہبی آزادی کا شعبہ قائم کرنے کے لئے ہاؤس آف کامنز میں تحریک پیش کی۔

میں آج کے میزبان احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب اور امیر جماعت احمدیہ کینیڈا محترم ملک لال خاں صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

معزز مہمانوں اور خواتین وحضرات!

میں آج خطاب کے آغاز میں احمدیہ مسلم جماعت وان سے اپنے تشکر و امتنان کے اظہار میں جیسن Jason کے جذبات و احساسات سے ہم آہنگ ہوں اور نہ صرف آپ کی فراخدلی اور مہمان نوازی کا شکرگزار ہوں بلکہ جو نمایاں مثال آپ نے قائم کی ہے اُس کا بھی شکرگزار ہوں۔ جیسا کہ جیسن Jason نے بتایا کہ آپ کی جماعت نے عقیدہ کی بنیاد پر ستم آرائی کی بھیانک ظالمانہ کاروائیوں کا سامنا کیا ہے، اِس کے باوجود آپ کا صبر و تحمل، برداشت اور نظم وضبط پر ایمان برقرار رہا، اِس اعتبار سے آپ نے ہماری اقدار کے قائم کرنے میں اور کینیڈا کے تنوع اور یکجائی کے نعرے کو تقویت دینے میں حصہ لیا ہے۔ اور اپنے کینیڈین ہم وطنوں کو یاد دلاتے ہیں کہ وہ آزادی جس کا ہم لطف اُٹھا رہے ہیں وہ بہت قیمتی چیز ہے اور اِسے کسی صورت میں بھی فراموش نہیں کرنا چاہئیے۔

لہٰذا آپ کے وزیر اعظم کی حیثیت سے میں تمام کینیڈین عوام کی طرف سے اپنے اس ملک کے خدوخال کو تقویت دینے اور بہتر بنانے کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

”خواتین وحضرات!

مذہبی آزادی کے خلاف تشدد ساری دنیا میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے اور یہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ایران میں بہائی اور عیسائی قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار ہیں اور کچھ کو موت درپیش ہے۔ پاکستان میں احمدی مسلمان، شیعہ مسلمان، عیسائی، سکھ اور ہندو ظلم و تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ چین میں ایسے عیسائی جو حکومت کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہیں اُن کو زیر زمین ہونے پر مجبور کردیا گیا ہے۔ اور اُن کے پیشواؤں کو گرفتار کر کے نظر بند کردیا جاتا ہے جب کہ Uyghur مسلمان، تبت کے بدھ افراد، اور Falun Gong کے پیروکار دباؤ اور دھمکیوں کا شکار ہیں۔ دوسرے اور کئی مقامات پر بھی ہم خوف وہراس پھیلا ہوا دیکھتے ہیں۔ جہاں عبادت گاہیں تباہ کردی جاتی ہیں۔ اور اُن کے ماننے والوں پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اور بعض جگہوں پر اُن کا قتل عام بھی کیا جاتا ہے۔ عراق میں شیعہ مسلمان زائرین کو، مصر میں محصور قبطی عیسائیوں کو، نائیجیریا میں عبادت میں مشغول عیسائیوں کو قتل وغارت کیا جا رہا ہے۔ اور یہ ناگوار فہرست بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

اِن مظالم اور نا اِنصافیوں کے خلاف کینیڈا خاموش تماشائی نہیں رہے گا۔ یقیناً کینیڈا خاموش نہیں ہے۔ ہماری حکومت کے تحت کینیڈا نے پُر زور اور مربوط انداز میں اِس کے خلاف آواز اُٹھائی ہے۔ کینیڈا نے دنیا بھر میں انسانی حقوق کا بلاخوف وخطر پاسداری دفاع کیا ہے۔ اور ہم نے نہ صرف آواز اُٹھائی ہے بلکہ عملی اقدامات بھی کئے ہیں۔ اور ہم نے مذہبی آزادی کے لئے اجتماعی حمایت بھی حاصل کی ہے۔ مثلاً جی۔ ایٹ کے قائدین، کامن ویلتھ اور فرینکوفونک ممالک سے۔ اور کینیڈا نے 20 ہزار کے قریب عراقی باشندوں کو محفوظ پناہ دی ہے۔ جن میں سے بہت سے بابل کے کیتھولک عیسائی ہیں جنہیں اُن کے قدیم آبائی گھروں سے موت کی دھمکیاں دے کر بے دخل کیا گیا ہے۔

لیکن ہم دنیا بھر میں بنیادی حقوق کی روز بروز بڑھتی ہوئی پامالی اور رشدت اور جمہوریت کے اِس قتل عام کے خلاف اور بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یہ عدل کا تقاضا ہے۔ اِس کی فوری ضرورت ہے۔ اور ہماری

ذمہ داری عیاں ہے۔ یہ کینیڈا میں رہنے والوں اور ایک آزاد ملک کے شہریوں کی حیثیت سے ہمارا ایک مقدس فریضہ ہے۔

Sir Wilfrid Laurier نے ایک دفعہ کہا تھا اور ہمیں اسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

''کینیڈا آزاد ہے اور آزادی ہی اِس کی قومیت ہے۔''

خواتین وحضرات!

ہر شخص کے ضمیر کے مطابق اُس کی عبادت کی آزادی ہمارے تشخص کا بنیادی ماخذ ہے اور ہماری تمام آزادیوں کی بنیاد اور اساس بھی۔ یہی وجہ ہے کہ میں آج یہاں (ایوان طاہر) آکر بڑا اعزاز محسوس کر رہا ہوں، ایک ایسی جگہ جہاں لوگ آزادی سے نماز ادا کر سکتے ہیں جن کے خلاف کبھی قانونی کاروائی کی گئی تھی۔

خواتین وحضرات!

اِس ملک میں جس کا طُرہ امتیاز مختلف اقدار کے لئے برداشت اور انسانی وقار کا احترام ہے۔ میں کینیڈا کی مذہبی آزادی کے دفتر Canada's Office of Religious Freedom کی تشکیل کا اعلان کرتے ہوئے انتہائی فخر محسوس کر رہا ہوں۔

میں انتہائی مسرت سے کینیڈا کی مذہبی آزادی کے پہلے سفیر Ambassdor of Religious Freedom کا اعلان بھی کر رہا ہوں، وہ ایک دانشور، بااصول اور گہری سوچ رکھنے والے انسان ہیں۔

میں ان الفاظ کے ساتھ تمام حاضرین سے ڈاکٹر اینڈریو بینٹ Dr. Andrew Bennett کو خوش آمدید کہنے کی درخواست کرتا ہوں۔

اُن کا دفتر امور خارجہ کے محکمہ کے تحت کام کرے گا۔ ڈاکٹر بینٹ دنیا بھر میں مذہبی آزادی پر نظر رکھیں گے اور کینیڈا کی خارجہ پالیسی کے کلیدی مقصد کی حیثیت سے اِس کی ترویج کریں گے اور مذہبی آزادی کے تحفظ کے حوالہ سے کینیڈین حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کی تشکیل میں مدد کو بھی یقینی بنائیں گے۔

ڈاکٹر بینیٹ!

میں آپ کو اس انتہائی اہم مشن میں کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات اور بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

خواتین وحضرات!

مجھے علم ہے کہ اِن سامعین کو مذہبی آزادی کے دفاع میں کاروائی کے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں لیکن کچھ ایسے ہیں جو عام طور پر تو اِس کی حمایت میں ہیں مگر اُنہوں نے اسے ترجیح دینے کے لئے نہیں سوچا۔ اور چند ایسے بھی ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ معدودے چند کینیڈین لوگوں اور ایسی کمیونیٹیز کا مسئلہ ہے جو اِس سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہیں۔

مجھے کُھل کر کچھ کہنے دیں کہ مذاہب کو یکجا کرنے کے وقار اور جمہوریت کے ارتقاء میں نہایت اہم اور تاریخی رشتہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم ساری دنیا میں آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کے چمپئن بنے رہیں گے۔ اور آج بھی کئی صدیوں پہلے کی طرح جمہوریت کسی معاشرہ میں ایسی زرخیز زمین تلاش کر سکے گی اور نہ پائے گی۔ جہاں آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا تصور موجود نہ ہو۔

ہماری تاریخ میں انسانی حقوق کے ایک عظیم چمپئن اور سابق وزیر اعظم John Diefenbaker نے پہلے پہل کینیڈین بل آف رائٹس Bill of Rights کو پیش کرتے وقت اِن حقائق کا مشاہدہ کیا تھا اور آپ کی یاد دہانی کے لئے، اُنہوں نے کہا تھا:

''میں ایک کینیڈین ہوں، ایک آزاد کینیڈین، اظہار رائے کے لئے بلاخوف وخطر آزاد، اپنے انداز میں خدا کی عبادت کرنے کے لئے آزاد، اپنے خیالات پر ڈٹے رہنے کے لئے آزاد، جسے میں غلط سمجھوں اُس کی مخالفت کرنے کے لئے آزاد، جو میرے ملک پر حکومت کریں گے، اُن کا انتخاب کرنے لے لئے آزاد ہوں۔

میں عہد کرتا ہوں کہ میں آزادی کی اِس میراث کو اپنے لئے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے برقرار رکھوں گا۔''

یقیناً یہی وہ 'آزادی کی میراث' ہے جس کے بارہ میں سابق وزیر اعظم John Diefenbaker نے بات کی تھی۔ جس نے لاکھوں لوگوں کو ہمارے عظیم ملک کی طرف راغب کیا۔

اور یہی وہ 'آزادی کی میراث' ہے جس کے دفاع کے لئے بہت سے کینیڈین لوگوں نے دنیا بھر میں بہت سی ظالمانہ کاروائیوں اور جبر وتشدد کے خلاف جدوجہد میں اپنی جانیں قربان کیں۔

تاریخ کے ہر دور میں اور ہمارے آج کے دور میں بھی جو حکومتیں مذہبی آزادی کے تقدس کو پامال کرتی ہیں، وہ زندگی کے ہر دائرہ عمل میں مسلط ہونے کا میلان رکھتی ہیں۔

اِس کے برعکس وہ عظیم روایات جن کی کینیڈا نمایاں مثال پیش کرتا ہے اُن کی بنیاد اُس انسان کی پہچان پر ہے جسے وزیر اعظم Dienfebaker نے 'انسان کی متبرک شخصیت' کہا تھا۔

قانون کی حکمرانی کے تحت کسی پابند حکومت کی یہ ایک روایت ہے کہ ایک ایسی حکومت جو اانسان کے تقدس اور وقار کی پاسداری کے لئے بے پناہ توقیر کی پابند ہوتی ہے۔ اور ایسی حکومت جو آزادی کے ارتقاء اور اُن لوگوں کی خوش حالی کے لئے وقف ہوتی ہے، جن کی خدمت کے لئے وہ مقرر ہو۔

ہماری حکومت اِس مقصد کے لئے وقف ہے اور ہم دوسرے ملکوں اور تمام مخلص لوگوں کے ساتھ مل کر اِن مشترکہ اصولوں کے لئے کام کریں گے۔

آخر میں خواتین وحضرات!

میں آپ کو اپنے ایک ذاتی تجربہ کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ ایک ایسا واقعہ جو ہماری آج کی پیش قدمی کا شدت سے احساس دلاتا ہے۔ وزیر اعظم کی حیثیت سے کام کے دوران مجھے بہت سی غیر معمولی شخصیات سے ملنے کا موقع ملتا ہے اور اِن میں بھی کچھ بہت نمایاں ہوتی ہیں۔

2011ء میں ایک ایسی ہی شخصیت سے میری ملاقات اپنے دفتر پارلیمنٹ ہل میں ہوئی۔ وہ پاکستان میں اقلیتوں کے وزیر شہباز بھٹی تھے۔ اُنہوں نے نہ صرف خطرے سے دوچار اپنے عیسائی ساتھیوں بلکہ ہندوؤں، سکھوں، احمدی مسلمانوں اور تمام دوسری اقلیتوں کے دفاع کے لئے ان تھک کام کیا۔ اور وہ یہ جانتے ہوئے ایسا کر رہے تھے کہ موت کی دھمکیاں اُن کے سر پر منڈلا رہی ہیں۔ وہ ایک قابل احترام اور منکسر المزاج انسان تھے۔ ہم نے مذہبی اقلیتوں کو درپیش دھمکیوں اور کینیڈا کی مزید کاروائی کے موضوع پر گفتگو کی۔

صرف تین ہفتہ بعد اسلام آباد میں کام پر جاتے ہوئے شہباز بھٹی ہلاک کر دیئے گئے۔ ہم میں سے جو لوگ اُن سے ملے ہیں اور یقیناً اُن کے خاندان کے عزیز اور دوست اُن کے صدمہ کا ماتم کرتے رہیں گے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اُن کا نظریہ، اُمید کا نظریہ ہے۔ اُن لوگوں کے لئے اُمید جنہیں اُن کے عقائد کی وجہ سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ اُن لوگوں کے لئے اُمید جو سمجھتے ہیں کہ وہ تبدیلی لا سکتے ہیں۔ یہ اُمید کہ اگر ایک شخص کی نیک نیتی اُسے انتہائی پریشان کن حالات کے باوجود بغاوت کے لئے اُکسا سکتی ہے تو ہمیں اپنا حصہ ڈالنے کے لئے ہماری نیک نیتی بھی جوش اور غیرت دلا سکتی ہے۔

شہباز کے علاوہ ان گنت مرد اور عورتیں جنہیں اُن کے عقائد کی وجہ سے ستایا جاتا ہے اگرچہ ہم اُن کا نام بھی نہیں جانتے لیکن اُن کے لئے ہمارا پیغام یہ ہے کہ:

''کینیڈا آپ کو نہیں بھولے گا۔ جب آپ کو خاموش کیا جائے گا تو ہم آپ کے لئے آواز اُٹھائیں گے۔ آپ کی وکالت کے لئے ہم اپنی آزادی کو استعمال میں لائیں گے اور ہم اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک آپ ایک انسان کی حیثیت سے بلاخوف وخطر اپنا پیدائشی حق مکمل طور پر حاصل نہیں کر لیتا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!

وزیراعظم کینیڈا سے کئے گئے
چندسوالات اوران کے جوابات

سوال: محترم ہارپر! امریکہ میں اسی قسم کا ایک دفتر قائم ہے اس پر تنقید کی گئی ہے جس میں سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہے کہ اس دفتر کے قیام کا بنیادی مقصد پوری دنیا میں عیسائیت کے تحفظ اور فروغ کے لئے وقف کرنا ہے۔ اور اس دفتر کے لئے سفیروں میں سے ایک ایسے مخصوص سفیر کو آٹواہ کے ایک پرائیویٹ عیسائی ادارہ سے لیا گیا ہے۔

آپ ان لوگوں کو کیا جواب دیں گے جنہیں یہ خدشہ ہوسکتا ہے کہ کینیڈا کا مذہبی آزادی کا دفتر بھی کہیں ایسی راہ پر ہی چل پڑے جس کے متعلق اسی قسم کے خدشات ہوسکتے ہیں؟

(Candance Daniel from Global)

جواب: یہ بات واضح ہے کہ کینیڈا ایک مختلف ملک ہے۔ جہاں غیر مسیحی مذاہب کے ماننے والوں کی تعداد نمایاں ہے۔ بلاشبہ آج کی تقریب کا انعقاد ہم اس جگہ کررہے ہیں اور جس کی میزبان احمدیہ مسلم کمیونٹی ہے۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا کہ یہ دفتر کسی ایک مخصوص مذہب کے فروغ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ سب متنوع مذاہب کے لئے پوری دنیا میں مذہبی رواداری قائم کرنے کے لئے ہے، یہ بہت ضروری بات ہے۔ اس کی بنیادی حیثیت، ان عوامل میں سے ایک ہے جو کینیڈا کو ایک عظیم معاشرہ بناتے ہیں۔ اور یہ ان چیزوں میں سے ایک ہے جسے ہم پوری دنیا میں بنی نوع انسان کی بھلائی اور فائدہ کے لئے پھیلانے چاہتے ہیں۔

(وزیراعظم ہارپر)

سوال: وزیراعظم! کیا یہ دفتر ان لوگوں کی بھی وکالت کرے گا جو اذیتوں کا شکار ہیں یا دباؤ میں ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہ دہریہ ہیں اور کسی بھی مذہب کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے۔

(Joseph Brean from National Post)

جواب: یہ وہ دفتر ہے جس کا کام مذہبی رواداری اور ہم آہنگی کا قیام اور تنوع پیدا کرنا ہے۔ اور جیسا کہ پریذیڈنٹ ملک (ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا) نے ایسے لوگوں کے بارہ میں خود بھی کہا ہے کہ جو کوئی عقیدہ نہیں رکھتے۔

یہ ایک جائز مذہبی اور جمہوری نظریہ ہے جسے ضروری ہے کہ ہم سب قبول کریں اور اس کو فروغ دیں۔ ہم کسی پر کچھ مسلط نہیں کررہے۔ ہم لوگوں کے عقائد کا احترام کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ان کے اپنے مذہبی عقائد ہیں۔ ہم ان کے دینی یا لادینی عقائد دوسروں پر عائد نہیں کررہے۔ ایک جمہوری معاشرہ کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک مذہب کا احترام کیا جائے خواہ وہ کوئی بھی مذہب رکھتے ہوں خواہ ان کا اپنا کوئی مذہب ہی نہ ہو۔

(وزیراعظم ہارپر)

(اردو ترجمہ از محمد اکرم یوسف صاحب)

اردو ترجمہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوان طاہر بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو میں دفتر برائے مذہبی آزادی کے قیام کے موقع پر عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا کا خطاب اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا اظہارِ تشکر

عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا نے 19 فروری 2013ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوان طاہر بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو میں حکومتِ کینیڈا کے دفتر برائے مذہبی آزادی کے قیام کے موقع پر قوم سے خطاب فرمایا۔ جو براہ راست کینیڈا کے تمام ٹیلی ویژن چینلوں سے نشر ہوا اور دیکھا گیا۔

The Right Honorable Stephen Harper وزیر اعظم کینیڈا کے خطاب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے جذبات واحساسات اور تشکر کا اظہار فرمایا جس کا اردو ترجمہ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

محترم ملک لال خاں صاحب

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔)

The Right Honourable Stephen Harper وزیر اعظم کینیڈا، مذہبی آزادی کے سفیر ڈاکٹر اینڈریو بینیٹ (Dr. Andrew Bennett)، عزت مآب وزراء، ممبران پارلیمنٹ اور مہمانانِ گرامی!

السلام علیکم (آپ پر سلامتی ہو!)

اِس انتہائی اہم تقریب کی میزبانی ہمارے لئے باعثِ افتخار ہے۔ مذہبی آزادی کے حقوق کی ترقی میں کینیڈا کے مضبوط عزم اور استقلال کے لئے ہم The Right Honourable Stephen Harper عزت مآب وزیر اعظم اور اُن کی حکومت کے شکر گزار ہیں۔

خارجی امور کے وزیر Hon. John Baird اور امیگریشن کے وزیر Hon. Jason Kenney نے حال ہی میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن میں ملاقات کی تھی، اِس موقع پر حضور انور نے فرمایا تھا کہ:

’’دنیا میں امن اور اعلیٰ اخلاقی اقدار قائم کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ تمام لوگ مذہبی آزادی کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کریں، خواہ وہ کسی مذہبی عقیدہ یا خدا پر یقین نہ بھی رکھتے ہوں۔‘‘

کینیڈا بہت سے مذاہب کا ملک ہے لیکن ہم سب ایک خاندان کا حصہ ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں اور ہم یہاں امن اور تحفظ سے لُطف اندوز ہوتے ہیں۔ قانون قدرت کے لئے مذہبی آزادی اور احترم ہماری سوسائیٹیوں کے بنیادی ڈھانچے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ’’دین میں کوئی جبر نہیں یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی ہے۔‘‘

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ عرب میں رہنے والی تمام اقلیتوں کے لئے امن، رواداری اور دردمندی کی روشنی کا مینار تھے، ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا:

’’دین کے معاملہ میں تم میں سے ہر ایک آزاد ہے۔‘‘

آپؐ کا اُسوہ تمام اقلیتوں کو قانونی اور آئینی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم کینیڈین ہیں اور کینیڈا میں رہائش رکھتے اور آزادی کا لُطف اُٹھا رہے ہیں، بدقسمتی سے دنیا کے مختلف حصوں میں بہت سے لوگ اتنے خوش قسمت نہیں۔

دنیا کے مختلف حصوں میں بہت سے افراد جن میں احمدی مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ اور دوسری بہت سی جماعتیں شامل ہیں۔ جن کو اپنے مذہب پر کاربند رہنے اور اپنی مذہبی عبادات بجا لانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ عبادت گاہوں پر حملے اور تشدد خواہ وہ مندر، یہودیوں کی عبادت گاہ، خانقاہ، مسجد، گوردوارہ یا گرجا گھر ہوں، آج کے دور میں کہیں بھی قابل قبول نہیں۔

کینیڈا دنیا بھر میں ایک قابل احترام حیثیت رکھتا ہے اور بہت سی قوموں پر مثبت طور پر اثر انداز بھی ہے۔ انسانیت اور مذہبی آزادی کے نام پر ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اُن لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں جو خطرات سے دوچار ہیں اور ان کے مذاہب و عقائد کی حفاظت کریں۔ عزت مآب وزیر اعظم آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایسا ہی کیا! آپ کا بہت بہت شکریہ۔

احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے میں عزت مآب وزیر اعظم کو مذہبی آزادی کے انتہائی اہم دفتر کی تشکیل پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میں نئے سفیر ڈاکٹر اینڈریو بینیٹ (Dr. Andrew Bennett) کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں، جو بیرونی دنیا میں برداشت اور یکجائی کی اقدار پر توجہ دیں گے۔ احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے میں آپ کو مکمل تعاون پیش کرتا ہوں اور مذہبی منافرت اور عصبیت کے خلاف کام کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

دنیا کے لئے ہمارا پیغام یہ ہے کہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں۔‘‘

ایک بار پھر آپ کی آج یہاں آمد کا بہت بہت شکریہ!، ہماری مسجد اور ہمارے وسائل آپ کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں۔

آپ کا شکریہ

(اردو ترجمہ از محمد اکرم یوسف صاحب)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوان طاہر، بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو میں

عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا کی آمد

اور

Office of Religious Freedom کا قیام

کینیڈا دنیا بھر میں مذہبی آزادی ،انسانی حقوق اور غیر جانبداری کے حوالہ سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔اسی طرح کینیڈا دنیا بھر میں مذہب کے نام پر ہونے والے مظالم کے خلاف مختلف فورمز پر آواز اٹھاتا رہتا ہے۔کینیڈا میں مختلف مذاہب اور اقوام کے لوگ رہائش پذیر ہیں اور ہر کوئی اپنے مذاہب، رسوم و رواج اور نظریات پر آزادی کے ساتھ عمل پیرا ہے۔کینیڈا کی اسی خوبصورتی پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ’’میری خواہش ہے کہ کینیڈا ساری دنیا بن جائے اور ساری دنیا کینیڈا ہو جائے۔‘‘

دفتر برائے مذہبی آزادی کے قیام کے اغراض و مقاصد

Office of Religious Freedom

کینیڈین حکومت نے دنیا میں ہونے والے مذہب کے نام پر مظالم کے خلاف منظم اور موثر آواز اٹھانے کے لئے تقریباً 2 سال قبل مذہبی آزادی کے دفتر کے قیام کا فیصلہ کیا تھا۔اس دفتر کے قیام کا مقصد کینیڈین اقدار کے مطابق مذہب اور عقائد کی آزادی کا فروغ ہے۔یہ دفتر دنیا بھر میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ، مذہبی آزادی، آزادئ ضمیر، مذہبی ہم آہنگی میں قانون سازی کے لئے کام کرے گا۔اقلیتوں کو مذہبی منافرت، عدم تشدد اور عدم برداشت سے بچانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔اور اسی طرح تحمل، برداشت اور مذہبی رواداری کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اس کی خلاف ورزی پر دنیا میں آواز بلند کرے گا۔

حال ہی میں حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا اس دفتر کے قیام کا باضابطہ اعلان کریں اور ساتھ ہی اس دفتر کے لئے کینیڈین حکومت کی طرف سے ایک سفیر (Ambassador) مقرر کریں۔تاکہ اس دفتر کے قیام کے مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔

حکومت نے اس مقصد کے لئے مذہب کے نام پر تفریق اور مظالم کی شکار جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹرز میں واقع ایوان طاہر سے اس اعلان کا عندیہ ظاہر کیا۔حکومت نے اس غرض سے جب جماعت سے رابطہ کیا تو جماعت نے بخوشی اس امر کی اجازت دے دی۔

کینیڈا کے قومی میڈیا (تقریباً تمام اخبارات اور ٹی وی) میں بھی اس بات کا چرچہ ہوا کہ احمدیہ مسلم جماعت کے سینٹر سے اس دفتر کے قیام کا اعلان کیا جائے گا۔مختلف مذاہب کے راہنماؤں نے بھی اس موقع پر جماعت کی تعریف کی اور اس خیال کا اظہار کیا کہ جگہ کا یہ انتخاب نہایت موزوں ہے۔

ایوان طاہر

ایوان طاہر کے منصوبہ کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے عطا فرمائی اور یہ ایوان آپ ہی کے نام سے موسوم ہے۔اس کی تعمیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جولائی 2010ء میں شروع ہوئی اور 11 جولائی 2012ء کو حضور انور نے اس کا افتتاح فرمایا۔یہ 56,000 مربع فٹ کی ایک عمارت ہے جس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا مشن ہاؤس، جامعہ احمدیہ کینیڈا اور ایک بڑا جمنیزیم ہے۔اسی ایوان طاہر کو حکومت کینیڈا نے ’’آفس آف ریلیجس فریڈم‘‘ Office of Religious Freedom کے اعلان کے لئے چنا تھا۔

وزیر اعظم کی ایوانِ طاہر میں آمد

19 فروری 2013ء کو وزیر اعظم کے دفتر کے لوگ، نیشنل میڈیا، RCMP (Royal Canadian Mounted Police) آفیسرز اور حکومتی انتظامیہ کے لوگ صبح سے ہی طاہر ہال پہنچ گئے تھے۔تقریباً بارہ بجے عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا مشن ہاؤس میں تشریف لائے جہاں محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا استقبال کیا۔

محترم امیر صاحب کے دفتر کو وزیر اعظم کے دفتر کے طور پر اور ملحقہ کمروں کو ان کی کابینہ، سٹاف اور کھانے کے انتظامات کے لئے مختص کر دیا گیا تھا۔

کھانے اور دوسری مصروفیات کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کے چند اراکین کے ساتھ وزیر اعظم کا گروپ فوٹو ہوا۔محترم امیر صاحب نے ان کو جماعت کی طرف سے تحفہ پیش کیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔اسی طرح مذکورہ بالا دفتر برائے مذہبی آزادی کے لئے مقرر کئے گئے نئے سفیر کے ساتھ وزیر اعظم اور محترم امیر صاحب کی تصویر ہوئی۔

تقریب

ڈیڑھ بجے ایوان طاہر کے Gym میں باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکزی دفتر بیت الاسلام مشن ہاؤس کے حلقہ وان کے ممبر پارلیمنٹ اور وفاقی وزیر برائے بین الاقوامی تعاون عزت مآب جولین فانٹینو Hon.Julian Fantino نے تقریب کا آغاز کیا۔انہوں نے مختصراً مذکورہ بالا دفتر کے قیام کا مقصد بیان کیا۔اور جماعت احمدیہ کی رواداری اور مذہبی ہم آہنگی کی تعریف کی۔

اس کے بعد کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا گیا۔

ترانے کے بعد وفاقی وزیر برائے سیٹیزن شپ و امیگریشن عزت مآب جیسن کینی Hon.Jason Kanney نے مختصر کلمات کہے۔انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ وہ جماعت ہے جو مذہبی منافرت سے بخوبی آگاہ ہے۔یہاں موجود لوگوں نے اسی مذہبی تفریق کی بناء پر اپنے بہت سے پیارے کھوئے ہیں۔

The Right Honorable Stephen Harper

عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا کا خطاب

ان کے بعد وزیر اعظم The Right Honourable Stephen Harper نے 20 منٹ کے قریب حاضرین اور قوم

سے خطاب کیا جس میں جماعت کا شکریہ ادا کیا اور بہت ہی تعریفی کلمات کے ساتھ جماعت کا ذکر کیا کہ سخت مظالم کے نتیجہ میں کینیڈا میں آکر آباد ہونے کے بعد اس جماعت کا کام نہایت ہی قابل رشک ہے۔اور یہ کہ جماعت رواداری تحمل، برداشت اور ہم آہنگی پر یقین رکھتی ہے۔اور کینیڈا کے کثیر الثقافتی معاشرے کی بہتری میں اپنا مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔اور اپنے ساتھی کینیڈینز کو یہ باور کروا رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کو جو مذہبی آزادی یہاں میسر ہے وہ بیش قیمت ہے وہ ہمیں مفت میں نہیں ملی۔ چنانچہ آپ کے وزیر اعظم کی حیثیت سے میں تمام کینیڈینز کی نمائندگی میں آپ کی کینیڈا کی ساکھ کو مضبوط و مستحکم بنانے اور سجانے کی کوششوں پر آپ کا ممنون ہوں۔

اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم نے Professor Dr. Andrew Bennett کو آفس آف ریلیجیس فریڈم Office of Religious Freedom کا پہلا سفیر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر آندریو بینیٹ

Prof. Dr. Andrew Bennett

پروفیسر صاحب موصوف نے ایڈنبرا یونیورسٹی سے سیاسیات (Political Science) میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔آپ علوم تاریخ، فلسفہ، سیاسیات، تقابلی ادیان عالم، سماجی اور معاشرتی مسائل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔آپ ایک دانشور، بااصول اور گہری سوچ رکھنے والے انسان ہیں۔اور Augustine College آٹواہ میں ڈین (Dean) کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔وہ اس سے قبل ایک بیوروکریٹ کے طور پر بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔

مکرم امیر صاحب کا اظہار تشکر

وزیر اعظم کے خطاب کے بعد محترم امیر صاحب کینیڈا نے مختصر خطاب کیا اور اس اہم اعلان کے لئے ایوان طاہر کا انتخاب کرنے پر وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا اور وزیر سیٹیزن شپ وامیگریشن عزت مآب جیسن کینی (Hon. Jason Kenney) اور وزیر خارجہ امور عزت مآب جان بئیرڈ (Hon.John Baird) کے لندن یوکے میں مسجد فضل حاضر ہو کر حضور انور سے ملنے کا ذکر کیا۔ ساتھ ہی حضور انور کے اس بیان کا بھی ذکر کیا کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ تمام لوگ مذہبی آزادی کے حق میں مؤثر آواز اٹھائیں خواہ وہ کسی بھی مذہب پر ایمان نہ رکھتے ہوں یا خدا کی ہستی پر بھی یقین نہ رکھتے ہوں۔

(بعد میں وزیر اعظم نے بھی اخباری نمائندوں سے سوال و جواب کی نشست میں ایک صحافی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور کے اس بیان کی طرف اشارہ بھی کیا۔)

محترم امیر صاحب نے قرآن کریم کے ارشاد مذہب میں کوئی جبر نہیں اور آنحضرت ﷺ کی طرف سے عیسائی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا ذکر کیا۔اس کے بعد یہ کہا کہ کینیڈا کو دنیا کے ممالک میں اپنے اثر و رسوخ کو مذہبی آزادی کے فروغ کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔

حاضرین نے اسلام کی اس حسین تعلیم کو بہت سراہا اور تقریر کے بعد کھڑے ہو کر اس خوبصورت تعلیم کے حق میں تالیاں بجائیں۔ان حاضرین میں وفاقی، صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور دیگر سیاستدانوں نے شرکت کی۔جن میں چند درج ذیل ہیں۔

☆ Hon. Jason Kanney
Minister of Citizenship and Immigration
☆ Hon. Julian Fantino
Minister of International Corporation
☆ Hon. Peker Kent
Minister of Environment,
☆ Hon. Tim Uppal
Minister of State Democratic Reform
☆ Hon. Lisa Raitt
Ministry of Natural Resources
☆ Prof. Dr. Andrew P.W. Bennett
Ambassador, Religious Freedom
☆ Hon. Senator John Merideth
☆ Hon. Senator Salma Ataullahjan
☆ Hon. Chris Alexander
Parliamentary Secretary
☆ Hon. Bob Dechert, MP
☆ Hon. ParmGill, MP
☆ Hon. Kyle Seeback, MP
☆ Hon. Paul Calandra, MP
☆ Hon. David Sweet, MP
☆ Hon. Joe Daniel, MP
☆ Hon. Lois Brown, MP
☆ Hon. Bev Shipley, MP
☆ Hon. John Carmichael, MP
☆ Hon. Mark Adler, MP

ان کے علاوہ عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، بدھ، مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے لیڈرز اور مختلف طبقۂ فکر کے لوگ بھی شامل تھے۔حاضرین کی کل تعداد 500 سے زائد تھی۔

(عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا اور محترم امیر صاحب کینیڈا کی تقریروں کا انگریزی متن مع اردو ترجمہ احمدیہ گزٹ کے اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔)

پریس کانفرنس

آخر میں وزیر اعظم نے میڈیا کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور تقریباً اڑھائی بجے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

کینیڈین میڈیا

CBC (کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) نے یہ پروگرام براہ راست نشر کیا، مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کینیڈا اور دوسرے ٹیلی ویژن چینلز نے بھرپور کوریج کی۔تمام بڑے قومی اخبارات کے چالیس نمائندے ہال میں موجود تھے۔

دوسرے دن کینیڈا کے تمام بڑے اخبارات میں یہ خبر مع تصاویر نمایاں طور پر شائع ہوئی اور جماعت احمدیہ کا بھی ذکر ہوا۔ اس پروگرام کی مکمل ویڈیو جماعت احمدیہ کینیڈا کی ویب سائیٹ www.ahmadiyya.ca پر بھی دستیاب ہے۔

شعبہ ضیافت ومہمان نوازی

شعبہ ضیافت نے طاہر ہال کی پہلی منزل پر محترم امیر صاحب کے دفتر اور ملحقہ کمروں کو وزیر اعظم، وزراء، ممبرز پارلیمنٹ اور ان کے دیگر عملہ کے کھانے کے لئے مختص کر دیا گیا تھا اور یہیں پر ان کے لئے نہایت عمدہ خصوصی ظہرانے کا اہتمام کیا گیا۔

جم کے ہال میں دونوں طرف دیواروں کے ساتھ ریفرشمنٹ کے خوب صورت سٹالز سجائے ہوئے تھے اور وافر مقدار میں سینڈوچ، sweet bites، متفرق پھل و مشروبات، چائے اور کافی وغیرہ کا بہت اعلیٰ انتظام تھا۔اس شاندار تقریب کے اختتام کے بعد پانچ سو زائد مہمانوں کے لئے ریفرشمنٹ پیش کیا گیا۔رضا کار مہمانوں کی میزبانی کرتے ہوئے شاداں و فرحاں نظر آرہے تھے۔

حرف آخر

اللہ تعالیٰ اس دفتر برائے آزادی مذہب کا قیام جماعت احمدیہ اور تمام مذاہب عالم کے حق میں ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور کینیڈا کو حق اور انصاف کا علمبردار بنتے ہوئے حق کی آواز کو دنیا بھر میں اٹھانے کی توفیق دے۔آمین۔

(رپورٹ: محمد آصف منہاس)

DEFENDING
RELIGIOUS FREEDOM
DÉFENSE DE
LA LIBERTÉ RÉLIGIEUSE

DEFENDING
RELIGIOUS FREEDOM
DÉFENSE DE
LA LIBERTÉ RÉLIGIEUSE

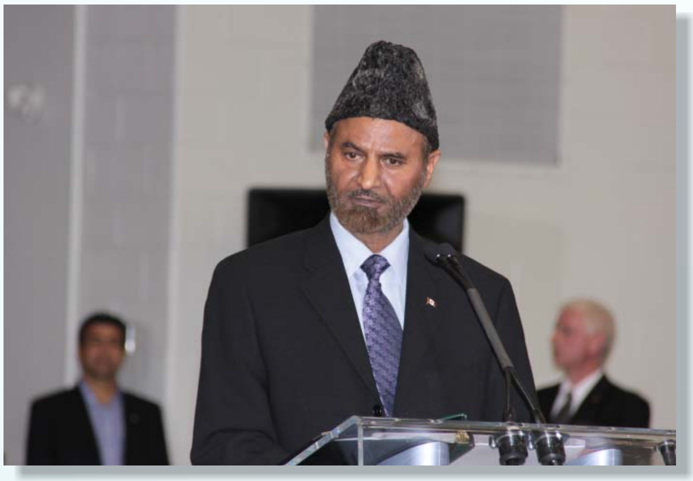

19/02/2013 21:02

اظہارِ رائے کی آزادی اور اس کی حدود

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

گزشتہ دنوں Inocence of Muslims نامی فلم کی نمائش عالم اسلام کے دلوں کو دُکھانے کی ایک بالارادہ مذموم کوشش تھی۔ اس واقعہ پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں اس کی بھرپور مذمت کی وہاں عالم اسلام کی مثبت راہنمائی بھی فرمائی۔ نیز مغربی دنیا کو اظہار رائے کی آزادی کو حدود میں رکھنے کے لئے قانون سازی کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ آئندہ ایسے واقعات کو قانون کی مدد سے روکا جاسکے۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ نصیحت اس حوالہ سے بہت اہم تھی کہ کئی ممالک بالخصوص امریکہ کی جانب سے برملا یہ کہا گیا کہ وہ اس فلم کی نمائش کو روکنے اور اس کے بنانے کے ذمہ داروں کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے ملکی قوانین اس کی اجازت نہیں دیتے۔

اس پس منظر میں اظہار رائے کی آزادی اور اس کی حدود کی مختلف پہلوؤں سے وضاحت اس مضمون کا موضوع ہے۔

امر واقع یہ ہے کہ اظہار کی قوت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اس نے اس کے استعمال کے بارہ میں واضح راہنمائی بھی فرمائی ہے۔

1۔ عطائے الٰہی

اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو قوتِ اظہار بخشی ہے جیسا کہ فرمایا:

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ

(حم سجدہ 22:41)

ترجمہ: اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے کیوں ہمارے خلاف گواہی دی؟ وہ جواب میں کہیں گے کہ اللہ نے ہمیں بولنے کی توفیق دی جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی ہے۔

دیگر مخلوق میں اس قوت کے اظہار کے خاص خاص مواقع ہیں جیسے قرآن کریم بروز حشر انسانی جلد کے چمڑے کی گواہی کا ذکر فرماتا ہے۔

اور اسی طرح کائنات کے تمام اجسام کا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ

(بنی اسرائیل 45:17)

ترجمہ: اسی کی تسبیح کر رہے ہیں سات آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے۔ اور کوئی چیز نہیں مگر وہ اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہی ہے۔

پھر فرمایا:

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ (النمل 17:27)

ترجمہ: اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور اس نے کہا کہ اے لوگو ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی زبان سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔

انسان کو اس قوت کے دیے جانے کا بطور خاص یوں ذکر فرمایا:

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (الرحمٰن 5:55)

ترجمہ: اسے (انسان کو) بیان سکھایا۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام مخلوق قوتِ اظہار رکھتی ہے اور ان قوانین کے تابع ہے جو اس غرض سے ان کے لئے مقرر ہیں۔ یہ ایک اہم عطائے الٰہی ہے اس لئے قرآن کریم نے کئی جگہوں پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ (الصّافات 93:37)

ترجمہ: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے نہیں۔

پھر فرمایا:

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ o فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ o ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَاۗءِ يَنْطِقُوْنَ o (الانبیاء 21:64-66)

ترجمہ: اس نے کہا بلکہ ان کے اس سردار نے یہ کام کیا ہے۔ پس ان سے پوچھ لو اگر وہ بول سکتے ہیں۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف چلے گئے اور کہا کہ یقیناً تم ہی ظالم ہو۔ پھر وہ سر بہ گریباں کر دیئے گئے اور بولے تو یقیناً جانتا ہے کہ یہ کلام نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ ذکر فرمایا کہ انسان کے خود تراشیدہ بت قوت گویائی سے محروم ہوتے ہیں۔

2۔ حدود

انسان چونکہ اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہے اس لئے قوت گویائی کے حوالے سے بھی اسے پابند نہیں کیا گیا۔ البتہ زبان کے استعمال کے بارے میں الٰہی کتب میں راہنمائی فرمائی دی گئی۔

عہد نامہ قدیم Old Testament

تورات میں بھی اس اصولی راہنمائی کا تفصیل سے ذکر ملتا ہے۔

لبوں کی خطا کاری میں شریر کے لئے پھندا ہے۔ (13:12)

بے تامل بولنے والوں کی باتیں تلوار کی طرح چھیدتی ہیں لیکن دانش مند کی زبان صحت مند ہے۔ (18:12)

جھوٹے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے۔ (22:12)

قرآن کریم

قرآن کریم ایک مکمل اور جامع شریعت ہے۔ اس میں بھی قوتِ گویائی کے استعمال کے مفید اور مضر تمام پہلوؤں کو پوری وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

خلاصۃً یہ تعلیم اس طرح ہے:

وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ (لقمان 20:31)

ترجمہ: دھیمی آواز میں بات کرو۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلاً سَدِیۡداً o (الاحزاب 71:33)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔

واضح، صاف اور سیدھی بات کرو جس میں کوئی پیچیدگی نہ ہو۔

پھر فرمایا:

فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ o (الحج 31:22)

ترجمہ: پس بتوں کی پلیدگی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

یعنی جھوٹ نہ بولو، تصنع، بناوٹ، فریب کاری کی باتیں مت کرو۔

پھر فرمایا:

وَاِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا (الانعام 153:6)

ترجمہ : اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو۔

گفتگو میں عدل وانصاف کو ملحوظ خاطر رکھو۔

وَقُل لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ ؕ (بنی اسرائیل 54:17

ترجمہ: اور تو میرے بندوں سے کہہ دے کہ ایسی بات کیا کریں جو سب سے اچھی ہو۔

پھر فرمایا:

وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡناً (البقرہ 84:2)

ترجمہ: اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو۔

یعنی بات خوبصورت انداز میں توازن برقرار رکھتے ہوئے پیش کرو۔ نرم لہجہ میں بات کرو۔

پھر فرمایا:

وَقُوۡلُوۡا لَھُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفاً o (النساء 6:4)

ترجمہ: اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

یعنی ایسی زبان بولو جو معاشرے میں شرفاء کی زبان سمجھی جاتی ہے۔

پھر فرمایا:

فَقُوۡلَا لَہٗ قَوۡلًا لَّیِّناً لَّعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ (طٰہٰ 45:20)

ترجمہ: پس اس سے نرمی سے بات کہو۔ ہوسکتا ہے وہ نصیحت پکڑے۔

یعنی دوسروں کے جذبات کا خیال رکھو، اور نرمی سے بات کرو۔

پھر فرمایا:

فَاصۡفَحۡ عَنۡھُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ (الزخرف 90:43)

ترجمہ: پس تو ان سے درگزر کر اور کہہ سلامتی ہو۔

یعنی ہر ایک کو سلامتی کا پیغام دو۔

پھر فرمایا:

وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ o (المومنون 4:23)

ترجمہ: اور وہ جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

یعنی ہر لغو بات سے پرہیز کرو۔

پھر فرمایا:

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغۡوَ اَعۡرَضُوۡا عَنۡہُ (القصص 56:28)

ترجمہ: اور جب وہ کسی لغو بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں۔

یعنی لغو باتیں سنو بھی نہیں۔

پھر فرمایا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ (النور 20:24)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

یعنی معاشرے میں فحش باتیں مت پھیلاؤ۔

پھر فرمایا:

وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡـُٔوۡلًا o (بنی اسرائیل 37:17)

ترجمہ: اور وہ مؤقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔

یعنی جب تک کسی بات کی خود تحقیق نہ کر لو اس کے پیچھے مت لگو۔

پھر فرمایا:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡماً بِجَھَالَۃٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ o (الحجرات 7:49)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو اس کی چھان بین کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔

یعنی افواہیں آگے مت پھیلاؤ۔

پھر فرمایا:

وَاِذَا جَآءَھُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِہٖ ؕ وَلَوۡ رَدُّوۡہُ اِلَی الرَّسُوۡلِ وَاِلٰۤی اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡھُمۡ لَعَلِمَہُ الَّذِیۡنَ یَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَہٗ مِنۡھُمۡ ؕ (النساء 84:4)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس کوئی امن یا خوف کی بات آئے تو وہ اسے مشتہر کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس پھیلانے کی بجائے رسول کی طرف یا اپنے میں کسی صاحب امر کی طرف سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو اس سے استنباط کرتے وہ ضرور اس کی حقیقت کو جان لیتے۔

یعنی جب کوئی ایسا امر ہو تو اس کی اطلاع ذمہ دار حکام کو دو۔

پھر فرمایا:

لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِھِمۡ خَیۡرًا ۙ وَّقَالُوۡا ھٰذَاۤ اِفۡکٌ مُّبِیۡنٌ o (النور 13:24)

ترجمہ: ایسا کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے متعلق حسن ظن کرتے اور کہتے کہ یہ کھلا کھلا بہتان ہے۔

یعنی دوسروں کے متعلق حسن ظن سے کام لو۔

پھر فرمایا:

اِذۡ تَلَقَّوۡنَہٗ بِاَلۡسِنَتِکُمۡ وَتَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاھِکُمۡ مَّا لَیۡسَ لَکُمۡ بِہٖ عِلۡمٌ وَّتَحۡسَبُوۡنَہٗ ھَیِّناً ٭ۖ وَّھُوَ عِنۡدَ اللّٰہِ عَظِیۡمٌ o وَلَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ قُلۡتُمۡ مَّا یَکُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَکَلَّمَ بِھٰذَا ٭ۖ سُبۡحٰنَکَ ھٰذَا بُھۡتَانٌ عَظِیۡمٌ o (النور 24: 16-17)

ترجمہ: جب تم اس جھوٹ کو اپنی زبانوں پر لیتے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی تھی۔

ایسا کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تو کہہ دیتے ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اس معاملے میں زبان کھولیں ۔ پاک ہے تو اللہ ۔ یہ تو ایک بہت بڑا بہتان ہے۔

یعنی بلا تحقیق باتیں مت پھیلاؤ۔

پھر فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُنَّ خَيۡرًا مِّنۡهُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِيۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ يَتُبۡ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا كَثِيۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا يَغۡتَبۡ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ يَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا فَكَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيۡمٌ ○

(الحجرات 49 : 13-12)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم میں سے کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان میں سے بہتر ہو جائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو۔ اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیات کریمہ میں درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی ہے۔

☆ ایک دوسرے کا تمسخر مت اُڑاؤ۔
☆ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔
☆ ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی مت کرو۔
☆ ایک دوسرے کے برے برے نام مت رکھو۔
☆ دوسروں کے متعلق حسن ظن سے کام لیا کرو۔
☆ ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔
☆ دوسروں کے معاملات کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔

پھر فرمایا:

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ○ (النور 24:24)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر بہتان باندھتے ہیں دنیا میں بھی لعنت کئے گئے اور آخرت میں بھی اور ان کے دردناک عذاب مقدر ہے۔

یہ تاکیدی حکم ہے کہ کسی پر تہمت مت لگاؤ۔

پھر فرمایا:

اَمۡ يَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ (النساء 55:4)

ترجمہ: کیا وہ اس پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔

یعنی کسی سے حسد مت کرو۔

فرمایا:

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ (آل عمران 135:3)

ترجمہ: یعنی وہ لوگ جو آسائش بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔

یعنی لوگوں سے وسعت نظری اور وسعت قلب سے درگزر کرو۔

پھر فرمایا:

وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ ○ (الشوریٰ 38:42)

ترجمہ: جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔

یعنی غصہ کو دباؤ۔

فرمایا:

فَلَا تُزَكُّوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ○

(النجم 33:53)

ترجمہ: پس اپنے آپ کو یونہی پاک نہ ٹھہرایا کرو۔

یعنی اپنے آپ کو مقدس نہ بتلاتے پھرو۔

پھر فرمایا:

وَلِيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا ۖۚ وَقِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا قَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوِ ادۡفَعُوۡا ؕ قَالُوۡا لَوۡ نَعۡلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعۡنٰكُمۡ ؕ هُمۡ لِلۡكُفۡرِ يَوۡمَئِذٍ اَقۡرَبُ مِنۡهُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يَكۡتُمُوۡنَ ○ (آل عمران 168:3)

ترجمہ: اور ان لوگوں کو بھی جانچ لے جنہوں نے نفاق کیا۔ اور جب ان سے کہا گیا آ ؤ اللہ کی راہ میں قتال کرو یا دفاع کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم لڑنا جانتے تو ہم ضرور تمہارے پیچھے آتے۔ وہ اس دن ایمان کی نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے۔ وہ اپنے مونہوں سے ایسی باتیں کہتے تھے جو ان کے دلوں میں نہیں۔ اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں۔

تاکیدی حکم ہے کہ کبھی منافقت نہ کرو۔

پھر فرمایا:

اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِىۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ ○ (حم السجدہ 35:41)

ترجمہ: ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن گیا۔

اچھے طریق پر گفتگو کر کے دشمن کو بھی دوست بناؤ۔

فرمایا:

وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ○ (المائدہ 9:5)

ترجمہ: اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

یعنی دشمنوں سے بھی کامل عدل کرو۔

بانیان مذاہب کی عزت کرو

پھر فرمایا:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ (النساء 172:4)

ترجمہ: پس اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔

اسی طرح فرمایا:

کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ (البقرۃ 286:2)

ترجمہ: ان میں سے ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو ہر نبی پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ خواہ وہ پہلے گزر چکے ہیں یا بعد میں آئے ہیں۔ گویا ہر نبی پر ایمان لانا لازمی قرار دیا گیا ہے یعنی اسے ایمان کا لازمی جزو بنا دیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہر نبی کی ناموس کا تحفظ اور کیا ہوسکتا ہے؟ اور ساتھ ہی یہ بھی تاکید فرمائی کہ رسولوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرنی۔ یعنی تمام بانیان مذاہب کی عزت کرو۔

پھر فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (الانعام 109:6)

ترجمہ: اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔

یعنی غیروں کے معبودوں کے حق میں بھی گستاخی نہ کرو۔

فرمایا:

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ (الانعام 69:6)

ترجمہ: اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے تمسخر کرتے ہیں تو پھر ان سے الگ ہوجا۔

یعنی دین سے تمسخر اور استہزاء کرنے والوں سے الگ ہوجاؤ۔

اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِھَا وَیُسْتَھْزَاُ بِھَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ (النساء 141:4)

ترجمہ: جب تو سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا ان سے تمسخر کیا جا رہا ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔

یعنی ایسے لوگوں کی مجلسوں میں نہ بیٹھو۔

3۔کیا بولیں

بندوں سے گفتگو میں ان سب احتیاطوں کے ساتھ قرآن کریم انسان کو اپنی زبان کے اور بھی بہتر استعمال کے درج ذیل امکانات کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔

الف۔حمد وتسبیح

کسی بھی زبان کے لئے سب سے بہتر اور ضروری اظہار اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح ہے۔ قرآن کریم نے اس کا حکم کئی بار دہرایا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ o (الحجر 99:15)

ترجمہ: پس اپنے رب کی تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہوجا۔

فرمایا:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی o (طٰہٰ 131:20)

ترجمہ: اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نیز رات کے گھڑیوں میں بھی تسبیح کر اور دن کے کناروں میں بھی تاکہ تو راضی ہوجائے۔

فرمایا:

وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ o (المومن 56:40)

ترجمہ: اپنی بھول چوک کے تعلق میں استغفار کرو اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام کو بھی اور صبح بھی۔

فرمایا:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ o (ق 40:50)

ترجمہ: پس صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کر سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے کے بعد۔

فرمایا:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ حِیْنَ تَقُوْمُ o وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْہُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ o (الطور 50-49:52)

ترجمہ: اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر جب تو اٹھتا ہے۔ اور رات کو بھی اس کی تسبیح کر اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی۔

فرمایا:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا o (النصر 4:110)

ترجمہ: پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر اور اس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اور اہل ایمان انہیں کو قرار دیا ہے جو خدا کی حمد اور تسبیح میں مصروف رہتے ہیں۔

فرمایا:

خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ o (السجدہ 16:32)

ترجمہ: وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد ایک ایسا عمل ہے جس سے انسان کو اپنی ادنیٰ حیثیت کا ادراک ہوتا ہے اور وہ اپنے اظہار اور عمل پر نگہبان رہتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد بھی اسی طرف توجہ دلاتا ہے کہ دو کلمات زبان پر بہت ہلکے ہیں لیکن وزن میں بہت بھاری ہیں:

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

ب۔ذکر الٰہی

زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھنا بھی اس کا ایک بہترین استعمال ہے۔ قرآن کریم نے یہ بات بھی بطور حکم فرمائی کہ:

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ o (الجمعہ 11:62)

ترجمہ: اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

ذکر الٰہی کے دو خوش کن نتائج جو قرآن کریم میں مذکور ہیں ان میں ایک تو فلاح اور کامیابی ہے اور دوسرا اطمینان قلب ہے جیسا کہ فرمایا۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o (الرعد 29:13)

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

ج۔ درود شریف

زبان کا ایک اور اچھا استعمال آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ یہ ان احسانات کی کسی قدر شکر گزاری ہے جو محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ نے بنی نوع انسان پر فرمائے۔ قرآن کریم نے اس بارے میں یہ حکم دیا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا o

(الاحزاب 57:33)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

د۔ اظہار حق

اظہار کا ایک اور میدان حق گوئی ہے۔ خطرات و نقصانات کی پرواہ کئے بغیر سچائی کا برملا اظہار ایک پسندیدہ عمل ہے، اور اس لئے دیدہ دانستہ حق کو چھپانے سے روکا گیا ہے۔ فرمایا:

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ

(البقرہ 43:2)

ترجمہ: اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور حق کو چھپاؤ نہیں۔

ھ۔ دعوت الی اللہ

ایک اور ضروری اظہار لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں واضح حکم دیا ہے جیسا فرمایا:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

(النحل 126:16)

ترجمہ: اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔

دعوت اللہ کے لئے اظہار کو اللہ نے بہتر بات بھی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

(حم السجدہ 34:41)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے۔

4 ۔ اس تعلیم کی اہمیت

یہ حدود ہیں جن میں رہ کر اظہار رائے فرد کے لئے فرحت، سکینت اور اطمینان اور معاشرے کے لئے امن و سلامتی کا ضامن ہے اور ان کی خلاف ورزی اس کے برخلاف بد نتائج کا ذمہ دار ہے۔

یہ نتائج اتنے یقینی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے بھی فرمایا:

وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ص

(آل عمران 3: 160)

ترجمہ: اگر تو سخت زبان ہوتا اور سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے اردگرد سے دور بھاگ جاتے۔

یعنی یہ سب لوگ تتر بتر ہو جاتے۔

یہ اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے زبان کو ان دو اعضاء میں سے اول نمبر پر رکھا جن کی حفاظت انسان کے اچھے انجام کی ضمانت ہے۔

اس لئے آج جن معاشروں میں ان کا خیال نہیں رکھا جا رہا یا کچھ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے وہاں لوگ مسائل کا شکار ہیں۔

گفتگو کے ان آداب کی اہمیت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب بات ان ذرائع کی ہو رہی ہو جن کی پہنچ اور رسائی بہت زیادہ ہے۔ سائنسی ترقی نے آج ذرائع ترسیل اور ذرائع ابلاغ عامہ زیادہ مؤثر کر دیئے ہیں۔ کوئی بھی تقریر، تصویر، خاکے، کارٹون، ویڈیو یا فلم الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے فوراً بڑی آبادی تک اور دنیا کے ہر کونے تک پہنچ جاتی ہے اور پھر e-mail ، Facebook اور Twitter کے ذریعہ اس کا دائرہ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔

اس تناظر میں ان حدود کا خیال نہ رکھنا، پیدا کردہ مسائل کو اسی نسبت سے اور بھی بڑھا دیتا ہے۔

5۔ اظہار رائے کی مکمل آزادی کا موجودہ تصور

پس منظر

مکمل آزادی کا موجودہ تصور واقعاتی طور پر اس ظالمانہ روک ٹوک کا منطقی نتیجہ ہے جو رومن کیتھولک چرچ نے اپنے اقتدار کے زمانے میں اختلاف کرنے والوں پر روا رکھی۔

چرچ کے کرتا دھرتا ہر اس آواز کو سختی سے دبا دیتے تھے جو ان کی سوچ سے ذرا بھی مختلف ہوتی یا جسے وہ اپنی دانست میں چرچ کے مفاد کے خلاف سمجھتے تھے۔ ایسی سوچوں، خیالات اور آوازوں کو دبانے کے لئے وہ مذہب کی آڑ لیتے اور ان لوگوں کو کافر قرار دے کر اول ظلم و بربریت کے ساتھ اقرار کرواتے اور پھر زندہ جلا کر موت کے گھاٹ اُتار دیتے تھے۔ اور مرد اور عورت کی کوئی تمیز نہ کرتے تھے۔

تاریخ نے اس سیاہ دور کو Inquisition کا نام دیا ہے اس کے تحت پہلا مقدمہ 1184ء میں دائر ہوا اور یہ سلسلہ کئی صدیوں پر محیط رہا۔ پرتگال اور سپین میں اس کے علیحدہ علیحدہ دور بھی ہوئے۔ اسی کے تحت مشہور سائنس دان گلیلیو کو اس جرم میں سزا دی گئی کہ وہ بائبل کی تعلیم کے خلاف یہ کہتا تھا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ وہ 1642ء میں جیل میں فوت ہوا۔

پھر شخصی بادشاہتیں بھی ایسی آوازوں کو بالجبر دباتی رہیں۔ جنہیں وہ اپنی حکومتوں کے لئے خطرہ جانتی تھیں۔ کلی اقتدار کے ساتھ ان کے لئے ایسا کرنا ممکن ہو جاتا اور کسی مخالف کو باقی نہ چھوڑا جاتا تھا۔

ردِ عمل

ان ظلم و ستم اور جبر و تشدد کے خلاف ردِ عمل کے طور پر عیسائی دنیا میں آزادروی کے خیالات عام ہوئے۔ امریکہ میں دونوں جہتوں سے سخت ردِ عمل ظاہر ہوا۔ امریکہ کی دریافت کے بعد پہلے وہ لوگ تھے جو مذہبی طور پر Protestant عیسائی تھے جو کیتھولک چرچ کی Inquisition کے ستم زدہ تھے اور ان سے بچنے کے لئے اپنے وطن چھوڑ کر اور نقل مکانی کر کے امریکہ کے غیر آباد ملک میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔

دوسرے وہ لوگ تھے جو ابتدائی طور پر انگریزوں کے زیر تسلط رہے اور اس شخصی بادشاہت کے تحت اظہار رائے کے حق سے محروم تھے۔ یہی وہ اسباب تھے جن کی وجہ سے ان میں کلی آزادی کے تصور نے گھر کر لیا تھا۔

6۔ اظہار رائے کی آزادی کے قوانین

مختلف ملکوں میں اظہار رائے کی آزادی کے قوانین کی تاریخ میں درج ذیل ادوار سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں:

☆ 1689ء میں انگلستان میں حقوق کا بل Bill of Rights منظور ہوا۔ جس میں اظہار رائے کی آزادی کا حق تسلیم کیا گیا۔

☆ سو سال بعد انقلاب فرانس کے دوران 1789ء میں

عام لوگوں اور شہریوں کے حقوق کا اعلامیہ Declaration of the Rights of Man and of Citizen منظور کیا گیا۔ جس میں اظہار رائے کی آزادی کا حق تسلیم کیا گیا۔

1۔ 1791 میں امریکہ میں امریکی حقوق کے بل میں پہلی ترمیم Ist Amendment to US Bills of Right منظور کی گئی۔ جس میں پانچ حقوق کی ضمانت دی گئی اور اظہار رائے کی آزادی کو ناقابل تنسیخ قرار دیا گیا۔ اس کے الفاظ یہ تھے:

"Congress shall make no law ... adriding (limiting) the freedom of speech or the press..."

ترجمہ: کانگریس کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتی جس سے اظہار اور پریس کی آزادی پر کوئی بھی قدغن لگتی ہو۔

2۔ 1948ء میں اقوامِ متحدہ نے حقوق انسانی کا عالمگیر اعلامیہ Universal Declaration of Human Rights منظور کیا جس میں کہا گیا۔

"'Everyone has the right to freedom of opinion and expression ..... without interference"

ترجمہ: ہر شخص رائے رکھنے اور اس کا اظہار کرنے کے لئے بلا روک ٹوک آزاد ہے۔

نتیجہ:

یہ قوانین دوسری انتہا پر تھے اور قید سے آزاد اظہار رائے کی اس بے محابا آزادی نے دو محاذوں پر تباہ کن نتائج ظاہر کئے:

اول ☆ ہر گند بلا کے کھلے اظہار سے عریانی و فحاشی کا چلن پیدا ہوا۔

☆ انسانی رشتوں میں تکلیف دہ دراڑیں پڑیں۔

☆ خاندانی ڈھانچہ Family Structure کی ٹوٹ پھوٹ ہوئی۔

☆ لوگوں کی ذاتی زندگی میں مداخلت اور ٹوہ میں لگ کر فحش کی اشاعت کی راہ کھلی۔

دوم ☆ مذہبی اقدار اور مقدس شخصیات پر انتہائی قابل نفرت حملے کرنے کی جرأت پیدا ہوئی۔

☆ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء پر فلمیں بنائی گئیں اور عیسائی دنیا نے اسے برداشت کرلیا۔

☆ پھر آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر 2006ء میں تکلیف دہ خاکے اور کارٹون اور اب ایک انتہائی ظالمانہ فلم بنائی گئی۔

7۔ آزادی رائے کا حق اب بھی قطعی (Absolute) نہیں

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ باوجود اس تصور کے کہ اظہار رائے پر کوئی پابندی نہیں عملاً بیشتر ملکوں میں ایسا نہیں ہے۔

1948ء میں اقوام متحدہ نے جب حقوق انسانی کا عالمگیر اعلامیہ (Universal Declaration of Human Rights) منظور کیا تو اس اظہار رائے کی آزادی کے حق کی یہ حدود متعین کی گئیں:

"The excercise of these rights carries special duties and responsibilities and may therefore be subject to certain restrictions when necessary for respect of the rights or reputation of others or for protection of national securtiy or, of public order or of public health or morals"

ترجمہ: ان حقوق کا استعمال خصوصی فرائض اور ذمہ داریوں کا متقاضی ہے۔ اس لئے دوسروں کے حقوق، شہرت، قومی سلامتی، امن عامہ، عمومی صحت اور اخلاق کے تحفظ کے لئے جب ضروری ہو تو ان پر پابندیاں لگائی جاسکتی ہیں۔

عملاً جن معاملات کی خاطر پابندیاں لگائی گئیں ان میں ایک معاملہ Holocaust یعنی یہودیوں کا قتل عام ہے۔ نازی جرمنی دور میں یہودیوں پر مظالم کی جو تفصیل بیان کی جاتی ہے اگر کوئی شخص اس کا انکار کرے یا اس میں کمی بیان کرے تو اسے جرم قرار دیا گیا۔

یورپین یونین کے تقریباً تمام ممالک میں اب تک یہ جرم ہے۔ 2009ء میں بھی جرمنی میں اس جرم کے مرتکب ایک شخص کو سزا دی گئی ہے۔

کئی ممالک میں مذہبی شخصیات کی توہین Blasphemy کے لئے قوانین رائج ہیں۔ انگلستان میں یہ قوانین ابھی کچھ عرصہ پیشتر 8 جولائی 2008ء ختم کئے گئے۔ ان کے تحت آخری بار 1977ء میں ایک مجرم کو سزا دی گئی اور اس سے پہلے 1883ء سے 1922ء کے درمیانی عرصہ میں پانچ افراد کو سزا دی گئی۔

امریکہ میں اظہار رائے کی آزادی کا قانون قطعی (Absolute) ہے اس کے باوجود قومی سلامتی کے نام پر پابندیاں لگتی رہتی ہیں۔ 9/11 کے بعد اس آزادی پر پابندیاں لگائی گئیں۔ جس پر شہری آزادیوں کے اداروں کی طرف سے نکتہ چینی بھی ہوئی۔

غرضیکہ جب اور جہاں یہ طاقتیں اپنا مفاد چاہتی ہیں اس آزادی کے استعمال کو روک دیتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے چونکہ عملاً یہ لادینی ریاستیں ہیں اس لئے مذہبی شخصیات کی توہین پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

8۔ قانون میں تبدیلی کی ضرورت

وہ نیک، مقدس اور بزرگ شخصیات جن سے کروڑہا لوگ عقیدت وارادت رکھتے ہیں۔ انہیں چند سر پھرے، نیم پاگل اور جنونی لوگوں کی عامیانہ اور گھٹیا سوچوں کا نشانہ بننے سے روکنا حکومتوں کا فرض ہے۔

آزادی کا یہ مطلب کیسے ہوسکتا ہے کہ چند افراد کو کھلی چھوٹ دے دی جائے اور کروڑہا افراد کے اس حق کی پرواہ نہ کی جائے کہ جس وجود کو وہ مقدس جانتے ہیں اس کے تقدس کی حفاظت نہ ہو اور جس طرح چاہے پامال کیا جائے۔

جہاں انسان کا زندہ رہنا ایک بنیادی حق ہے اور زندگی کے قیام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنا ممنوع ہے۔ تو وہاں مذہب اور عقیدوں کی بنیاد پر قائم روحانی زندگی بھی تو ایک حق ہے۔ اور اس کی حق تلفی بھی جرم ہونا چاہیئے۔

آزادی کا تصور یہی ہے کہ ایک شخص کے چھڑی گھمانے کا حق وہاں ختم ہوجاتا ہے جہاں دوسرے وجود کا کوئی حصہ حائل ہوتا ہے۔

پس اظہار کی آزادی بھی وہاں ختم ہوجاتی ہے، جہاں دوسرے افراد کی عقیدت، محبت اور تعلق کی حد شروع ہوتی ہے۔

ضروری ہے کہ یہ سادہ سا اصول اپنانے کے لئے قانون سازی کرکے آزادی رائے کو محدود کیا جائے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء میں دنیا کو توجہ دلائی ہے کہ:

"آزادی کے متعلق قانون کوئی آسمانی صحیفہ نہیں ہے۔ .... دنیا داروں کے بنائے ہوئے قانون میں سقم ہوسکتا ہے، غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ قانون بناتے ہوئے بعض پہلو اوجھل ہوسکتے ہیں۔ ... پس اپنے قانون کو ایسا مکمل نہ سمجھیں کہ اس میں ردو بدل نہیں ہوسکتا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ ..."

پس دنیا کے پڑھے لکھے لوگ اور ارباب حکومت اور سیاست دان سوچیں کہ کیا ان چند بیہودہ لوگوں کو سختی سے نہ دبا کر آپ

لوگ بھی اس مفسدہ کا حصہ تو نہیں بن رہے؟ دنیا کے عوام الناس سوچیں کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیل کر اور دنیا کے ان چند کیڑوں اور غلاظت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی ہاں میں ہاں ملا کر آپ بھی دنیا کے امن کی بربادی میں حصہ دار تو نہیں بن رہے؟‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔21 اکتوبر2012ء)

9۔تبدیلی قانون کے لئے مسلم دنیا کا کردار

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 21 ستمبر 2012ء میں فرمایا:

’’پھر مغربی ممالک میں اور دنیا کے کے ہر خطے میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو رہ رہی ہے۔ مذہب کے لحاظ سے اور تعداد کے لحاظ سے دنیا میں مسلمان دوسری بڑی طاقت ہیں۔...

پس مسلمان اگر اپنی اہمیت کو سمجھیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہوسکتا ہے۔....

مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ یہ سب کچھ مسلمانوں کی اکائی اور لیڈرشپ نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔12 اکتوبر2012ء)

یہ ایک بنیادی رہنمائی ہے اور اگر اہل اسلام اس راہ کو اختیار کر سکیں تو اظہار رائے کی آزادی کے قوانین میں مطلوبہ احتیاطیں یقیناً شامل ہوسکتی ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کے خلاف بدگوئی کا یہ سلسلہ رک سکتا ہے۔

10۔تبدیلی قانون تک کا لائحہ عمل

جب تک یہ مثبت تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ ایسے مذموم واقعات کی روک تھام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی خطاب میں ایک انتہائی قابل عمل اور مثبت لائحہ عمل بھی تجویز فرمایا ہے۔ جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1۔ اسلام دشمنوں کی ایسی ناپاک کوششوں کو اسلام کے مقابل پر ہزیمت اور شکست جاننا۔

2۔ ایسے واقعات پر دلی جذبات کے اظہار میں اپنے آپ کو نقصان سے بچانا۔

3۔ آنحضرت ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا۔

4۔ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی عملی زندگی میں پورے طور پر اپنانا۔

5۔ غیر مسلم دنیا میں آنحضرت ﷺ کی مقدس سیرت و سوانح کو پھیلانا۔

6۔ بدگوئی کرنے والوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل ارشاد پر عمل کرنا چاہیئے۔

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کر لیں تو یہ ممکن ہے۔ مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے۔ مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 386)

11۔بدگوئی کو نہ روکنے والوں کے لئے انتباہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطاب میں دوٹوک انداز میں فرمایا کہ:

’’بعض سیاستدان آزادی اظہار کے نام پر اس گھناؤنے فعل کے حق میں بول رہے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ دنیا گلوبل ولیج بن چکی ہے۔ اگر کھل کر برائی کو برائی نہ کہا گیا تو یہ باتیں ان ملکوں کے امن و سکون کو بھی برباد کر دیں گی اور خدا کی لاٹھی جو چلنی ہے وہ علیحدہ ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔12 اکتوبر2012ء)

نیز حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد فرمودہ اس انتباہ کو بھی دہرایا:

’’وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے۔ پاک زبان لوگ اپنی پاک کلام کی برکت سے انجام کار دلوں کو فتح کر لیتے ہیں۔ مگر گندی طبیعت کے لوگ اس سے زیادہ کوئی ہنر نہیں رکھتے کہ ملک میں مفسدانہ رنگ میں تفرقہ اور پھوٹ پیدا کرتے رہیں۔ ... تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔‘‘

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 386)

12۔حرف آخر

اس معاملے کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے یہ ایک مکمل راہنمائی ہے۔ اور بار بار رونما ہونے والے ان تکلیف دہ واقعات کے سدّ باب کی یقینی راہ ہے اور ان پر عمل درآمد کرنا بے حد ضروری ہے۔ اسی طرح اسلامی ملکوں میں آباد افراد میں باہم بُعد اور دوریوں کو مٹانے کا یقینی ذریعہ بھی ہے۔ ہر سطح پر 'اظہار' کو قرآنی تعلیمات کے تابع کرنا ہی ضروری اور ناگزیر ہے۔ ورنہ رب العالمین کے قانون کے مطابق عالمی امن وسلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔

جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ویسٹرن کینیڈا کا بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 17، 18، 19 مئی 2013ء وینکوور میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت اقدس نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شمولیت فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح بھی فرمائیں گے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں پنج گانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی ادا کی جاتی ہے اور علمائے سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامران فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔

نیز یہ بھی درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔ یہ تبلیغ کا ایک نادر موقع ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(غلام مرتضیٰ ظفر افسر جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا)

مغربی معاشرے میں نوجوان نسل واقفینِ نو کے تربیتی مسائل اور ان کا حل

(قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں)

مکرم خالد محمود شرما صاحب

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ (سورۃ انعام 163:6)

ترجمہ: تو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

1989ء میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اپنی پہلی صدی مکمل کر کے دوسری صدی میں داخل ہو چکی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی خداداد بصیرت سے احمدیت کی دوسری صدی میں جماعت پر پڑنے والی عظیم ذمہ داریوں کو بھانپتے ہوئے 3 اپریل 1987ء کو وقفِ نو کی بابرکت تحریک کا اعلان فرمایا۔ تا کہ نئی صدی کی آمد پر خدا کے حضور جو تحفہ ہم پیش کریں وہ ایسے بچوں کی کھیپ ہو جن کے دل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عشق میں سرشار ہوں اور جو تہذیب کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"یہ تحریک میں اس لئے کر رہا ہوں تا کہ آئندہ صدی میں واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج ساری دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کی غلام بن کر اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو اور ہم چھوٹے بڑے بچے خدا کے حضور تحفے کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اپریل 1987ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء میں والدین کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

"بچوں کی یہ جو تازہ کھیپ آنے والی ہے اس میں ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے اور اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور جیسا کہ میں بیان کروں گا بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتادِ طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانت داری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہیئے کہ میں نے تو اپنی صاف نیت سے خدا کے حضور ایک تحفہ پیش کرنا چاہا مگر بدقسمتی سے اس بچے میں یہ باتیں ہیں اگر ان کے باوجود جماعت اس کو لینے کے لیئے تیار ہے تو میں حاضر ہوں ورنہ اس وقف کو منسوخ کر دیا جائے۔ پس اس طریق پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں مغربی معاشرے میں بسنے والے وہ واقفین نو جوان جو اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ رہے ہیں ان کے تربیتی مسائل کی نشاندہی اور ان کے ممکنہ حل کے لئے چند امور قابل توجہ ہیں۔

ایک لمحہ فکریہ

بسا اوقات بعض والدین اور بعض جماعتی عہدیدار اس مقدس امانت، یعنی واقفین نو بچے، جو ہمارے گھروں میں پل رہے ہیں ان کی تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ اور خاص طور پر بعض واقفین نو بچے جو اس مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہے ہیں وقف کی اصل روح سے قدرے غافل ہیں۔ وہ وقف کی روح جس کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس بابرکت تحریک وقف نو کا آغاز فرمایا۔

ایک دفعہ اپنے ریجن میں 15 سال اور اس سے زائد عمر کے واقفین نو سے تجدید وقف کا فارم (Waqf Reconfirmation Form) مکمل کرنے کے لئے مختلف ذرائع سے رابطہ کیا تو یہ جان کر بہت حیرانگی ہوئی اور دکھ بھی کہ چند واقفین نو نے یہ فارم مکمل کرنے سے گریز اختیار کیا۔ اور بعض نے اپنے وقف کی تجدید (Reconfirm) تو کر دی مگر وقف نو کی مختلف سرگرمیاں جو جماعت ان کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں اختیار کرتی ہے ان سے پوری طرح فائدہ اٹھاتے ہوئے دکھائی دیئے۔

چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر اپنے حلقہ میں ایسے نوجوانوں کے لئے گھر بیٹھے تعلیم و تربیت کا سلسلہ شروع کیا گیا تا کہ ان کے دلوں میں وقف کی روح کو زندہ رکھا جا سکے۔

آن لائن اسائنمنٹ (Online Assignment) تیار کی گئی اور Assignment میں پوچھے گئے پانچ سوالات اور ان کے جوابات لنک Links کی صورت میں ہر ماہ بھجوائے جاتے ہیں۔ ان دیئے گئے Links پر کلک کرنے سے با آسانی جوابات مل جاتے ہیں اور واقفین کو زیادہ ریسرچ بھی نہیں کرنا پڑتی۔

جہاں نوجوان واقفین نو کی ایک تعداد کے رویہ میں بہتری دیکھی گئی ہے وہاں اب وہ بھی کچھ تعداد ایسی ہے جو بار بار یاددہانی کے باوجود یا تو Assignment جمع نہیں کروا رہے یا ان کے جوابات تسلی بخش نہیں ہیں جو ایک لمحہ فکریہ ہے۔

واقفین نو بچوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ اب میدان عمل میں قدم رکھنے والے ہیں اور انہوں نے اپنے وقف کی تجدید کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور اپنی تعلیم مکمل ہونے کے بعد اپنی زندگی کو خدا کی راہ میں وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے اپنے وقف کے عہد کی خاطر گو گھر میں آرام سے بیٹھ کر ہی سہی اپنے دین کو سیکھنے کی خاطر مہینہ میں کچھ وقت ضرور نکالیں۔

محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ نے نوجوان نسل خاص طور پر کمپیوٹر پر "چیٹنگ" کے شائقین کو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے کے لئے کمپیوٹر ہی کی ٹرمنالوجی (Terminology) میں ایک خوبصورت نظم لکھی ہے جو قارئین کے لئے درج ذیل ہے۔

Online ہی صدا رہتا ہے وہ
Offline کی طرح لگتا ہے جو

بھیج کر دیکھو Instant Message
وہ بھی کرتا نہیں اس کو Reject
لازماً دیتا ہے کچھ نہ کچھ جواب
اپنے چہرے سے اٹھاتا ہے نقاب
اس کو تم Email کر کے دیکھ لو
کچھ کرشمے ہی ہنر کے دیکھ لو
Answer دے گا تمہیں فی الفور وہ
کر نہیں سکتا تمہیں Ignore وہ
ہاں مگر بندے کو فرصت ہی نہیں
اپنے خالق سے محبت ہی نہیں
اک جہاں سے chat کرتا ہے مگر
chat کی مالک سے فرصت ہی نہیں

(مجموعہ کلام ''ماں کا پیغام بچوں کے نام'' صفحہ 195-196)

ایسے والدین جنہوں نے اپنے بچے وقفِ نو کے لئے پیش کئے ہوئے ہیں انہیں خلوص دل سے یہ سوچنا ہے کہ:

1۔ کیا بحیثیت والدین ہم خدا کی اس مقدس امانت یعنی اپنے واقفین نو بچوں کی تربیت کا حق ادا کر پا رہے ہیں؟

2۔ کیا بحیثیت سیکرٹری وقفِ نو ہم اپنی ذمہ داریوں سے جو اب واقفین نو بچوں کی اخلاقی، روحانی اور تعلیمی تربیت کے لئے ہم پر ڈالی گئی ہیں کما حقہ عہدہ برآ ہو رہے ہیں؟

آیئے اب ہم مل کر قرآن، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں مغربی معاشرے میں بسنے والے ان نوجوان واقفین نو کے تربیتی مسائل کا ممکنہ حل ڈھونڈنے کی کوشش کریں تا کہ والدین اور نظام جماعت کی مشترکہ کوششوں اور دعاؤں سے ان واقفین نو بچوں کی بچپن سے ہی ایسے رنگ میں تعلیم و تربیت کر سکیں کہ ایک بہت ہی حسین اور پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے خدا کی راہ میں قربانی کے لئے تیار ہو جائے جو جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی میں ابھرنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت رکھتی ہو۔ تا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی ایسے بچوں کو ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کے لئے آواز دیں تو یہ احمدیت کے مجاہد لبیک کہتے ہوئے اپنی گردن خلیفۃ المسیح کے سامنے رکھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اللہ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ الروم 31:30)

پس (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ۔ یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ قائم رکھنے اور قائم رہنے والا دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

یعنی اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جو بھی بچہ اس دنیا میں آنکھ کھولتا ہے وہ دین فطرت یعنی پاک و صاف فطرت لے کر ہی پیدا ہوتا ہے۔ بعد میں جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے خیالات اور اپنے گردونواح معاشرے کے اثرات قبول کرتا ہے۔ اور بسا اوقات راہ راست سے بھٹک جاتا ہے۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔

(صحیح بخاری۔ کتاب القدر باب الله اعلم بما کانو عاملین)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:

''اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے اور ان کی باتیں سن کر وہی بنتا ہے جو اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ اسے اچھی باتیں نہ سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کرے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہیئے خود بڑے ہو کر احمدی ہو جائیں گے۔ میں کہتا ہوں اگر بچے کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی تب تو ہو سکتا ہے کہ جب وہ بڑا ہو کر احمدیت کے متعلق سنے تو احمدی ہو جائے لیکن جب اور آوازیں اس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہی بنے گا جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اسے اپنی بات نہیں سنائیں گے تو شیطان اسکا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں گی تو بد پڑیں گی اور وہ بد ہو جائے گا۔

(منہاج الطالبین: تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرمودہ مورخہ 27دسمبر 1925ء، صفحہ 54)

امر واقع یہ ہے کہ بعض اخلاقی کمزوریاں اور برائیاں بچپن سے ہی ماں باپ کی عدم توجہگی اور عدم تربیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر بچہ بالغ ہو جائے اور پھر اس کو بدیوں سے دور رکھنے کی کوشش کی جائے تو بہت مشکل پیش آتی ہے۔

والدین اپنے خیالات رکردار میں پاکیزگی پیدا کریں

والدین کو اپنی ہونے والی اولاد کو وقف کرنے سے قبل اپنے دل اور خیالات کو پاکیزہ بناتے ہوئے نیک، پاک اور صالح اولاد کی دعائیں کرنا ہوں گی۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(سورۃ البقرہ 285:2)

اور خواہ تم اسے ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ۔ اللہ اس کے بارے میں تمہارا محاسبہ کرے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی ایک تقریر فرمودہ 28دسمبر 1925ء میں مندرجہ بالا آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''یہاں خدا تعالیٰ نے کیا عجیب نکتہ بیان فرما دیا کہ زبان اور اعمال تو دلی حالت ظاہر کرتے ہیں۔ اصل چیز دلی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اسی کا محاسبہ کرے گا۔ فرماتا ہے تم دلی حالت کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ یعنی تم اعمال گندے نہ کرو یا زبان سے ظاہر نہ کرو مگر تمہارے دل میں گند ہے تو ضرور پکڑے جاؤ گے۔''

(منہاج الطالبین، صفحہ 66)

انسان میں برائیوں کا آغاز ان خیالات کا مرہون منت ہے پس چاہیئے کہ والدین اپنی اولادوں پر رحم کرتے ہوئے ان کی پیدائش سے قبل ہی اپنے خیالات کو نہایت پاکیزہ بنائیں۔ جس کا علاج ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بتایا ہے جس پر عمل کر کے ہم اپنی اولاد کو ایک حد تک برائیوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب خاوند اپنی بیوی سے ملے تو یہ دعا پڑھے۔

''اے خدا ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔''

(صحیح بخاری۔ کتاب التوحید، باب السؤال باسماء اللہ تعالیٰ والاستعاذۃ بھا)

خدا تعالیٰ نے قرآن میں بہت سی دعائیں سکھلائی ہیں جن کو اگر والدین اپنے بچے کی پیدائش سے قبل حرز جاں بنائیں۔ ان بچوں کے لئے جن کو وہ خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کرنے جا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً ان بچوں کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی والدہ کی دعا جو حضرت مریمؑ کی پیدائش سے قبل مانگی گئی ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دی ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ O

(سورۃ آل عمران 3 : 36)

جب عمران کی ایک عورت نے کہا اے میرے رب جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے یقیناً وہ میں نے تیری نذر کر دیا (دنیا کے جھمیلوں سے) آزاد کرتے ہوئے۔ پس تو مجھ سے قبول کرلے۔ یقیناً تو بہت ہی سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

اس طرح حضرت زکریاؑ اپنے رب سے نیک اولاد کی خواہش کرتے ہوئے یوں التجا کی۔

ھُنَالِکَ دَعَازَکَرِیَّا رَبَّہٗ ج قَالَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ج اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ O

(سورۃ آل عمران 3 : 39)

اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریت عطا کر۔ یقیناً تو بہت دعا سننے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 1989ء میں والدین کو کردار کی پاکیزگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں۔ اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ نیز فرمایا کہ خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشیں کریں اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔"

بچے کے کان میں اذان دینے کی حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو فوراً اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہو۔ یورپ کے مدبرین نے تو آج یہ معلوم کیا ہے کہ انسانی دماغ میں سالہا سال کی پرانی چیزیں محفوظ رہتی ہیں مگر محمد رسول اللہ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس نکتے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ بچے کے پیدا ہوتے ہی تم اس کے کان میں اذان کہو کیونکہ اب وہ دنیا میں آ گیا ہے اور اب اس کا دماغ اس قابل ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو محفوظ رکھے۔"

(سیر روحانی، جلد دوم، صفحہ 138)

ایک اور جگہ آپؓ فرماتے ہیں کہ:

"ورثہ کے گناہ کے بعد گناہ کی آمیزش انسان کے خیالات میں اس کے بچپن کے زمانے میں ہوتی ہے۔ اس کا علاج اسلام نے یہ کیا ہے کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ رسول کریم ﷺ نے وہ قرار دیا ہے جب کہ بچہ ابھی پیدا ہی ہوا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہو سکتا تو رسول کریم ﷺ یہ فرماتے کہ جب بچہ رحم میں ہو اسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہئے۔ مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا اس لئے پیدائش کے وقت سے تربیت قرار دی اور وہ اس طرح کہ فرمادیا کہ جب بچہ پیدا ہو اسی وقت اس کے کان میں اذان کہی جائے۔

(کنزالعمال، جلد 16، صفحہ 599، مطبوعہ حلب، 1395 ھجری)

اذان کے الفاظ ٹونے یا جادو کے طور پر بچے کے کان میں نہیں ڈالے جاتے بلکہ اس وقت بچے کے کان میں اذان دینے کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔" (منہاج الطالبین، صفحہ 52-53)

واقفین نو کو بچپن سے ہی ذہنی طور پر وقف کے لئے تیار کریں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ O (سورۃ المومنون 2:23)

کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ O

(سورۃ المومنون 9:23)

اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔

بعض والدین اپنے بچے کی پیدائش سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے وقف کی منظوری حاصل ہونے کے بعد بری الذمہ ہو جاتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ نومولود ایک عام بچہ نہیں ہے بلکہ خدا کی اور جماعت کی مقدس امانت بن چکا ہے اور اس کی اس رنگ میں تربیت کریں تاکہ وہ سلسلہ کے لئے نافع وجود بن سکے۔

بعض نوجوان واقفین نو سے مل کر اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ شاید والدین کی طرف سے وقف نو کے طور پر تربیت میں کچھ کمی رہ گئی ہے۔ کیونکہ ان کے گھر میں وقف زندگی کے متعلق گفتگو ہی نہیں ہوئی۔

واقفین نو کے والدین سے ہماری دردمندانہ التجا ہے کہ خدارا اپنے ان معصوم گلاب چہروں والے واقفین نو بچوں کو ابھی سے وقف کے لئے ذہنی طور پر تیار کریں۔ اپنی بے انتہا مصروفیات میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر اپنے ان بچوں کے ساتھ مل بیٹھیں۔ کیونکہ یہ آپ کا اور جماعت احمدیہ کا سرمایہ ہے۔ اگر یہ سرمایہ ہاتھ سے جاتا رہا تو ہم اپنے پیچھے کیسی نسل چھوڑ کر جائیں گے؟ ان بچوں کو جن کو آپ نے خدا کی راہ میں وقف کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے ان سے مختلف اوقات میں، مثلاً کھانے کی میز پر، کھیلتے ہوئے، مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوئے کبھی کبھار وقف کے موضوع پر بھی بات کیا کریں۔ انہیں بتائیں کہ آپ کو دنیا کے عام بچوں سے کس طرح مختلف ہونا چاہئے۔ آپ نے احمدیت کے لئے کیا عظیم کارنامے انجام دینے ہیں۔ اسی لئے ہم آپ کو سجا اور سنوار کر خدا کی راہ میں ایک بہترین تحفہ کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنے آپ کو ان اخلاق حسنہ سے مزین کریں اور وہ تعلیم اور پیشہ اختیار کریں جس سے آپ سلسلہ کے لئے ایک مفید وجود بن سکیں۔ اور آپ کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا اور آپ کے اعمال گواہی دیں کہ آپ ایک وقف نو مجاہد ہیں۔

اگر یہ باتیں مائیں اپنے بچوں کو دودھ کی طرح پلا رہی ہوں گی اور باپ اپنے عمل و کردار سے یہ باتیں بچے کے ذہن میں جاگزیں کر رہے ہوں گے اور خصوصاً بچے کے وقف کو قبول کئے جانے کے لئے خدا سے التجائیں کر رہے ہوں گے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے بچے کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔ وہ ہمیشہ وقف کی روح کو سمجھنے والے اور ہر وقت وقف کے ساتھ چمٹے رہنے والے ہوں گے۔

اللہ کرے کہ ہم سب واقفین نو کے والدین اپنی اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان میں یہ تمنا رکھنے والے ہوں۔

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

(درثمین)

خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کریں

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی اصل غرض خود بیان کر دی ہے، فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○

(سورۃ الذٰریٰت 57:51)

اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

’’عبودیت کے معنی عربی میں تذلل کے ہیں اور تذلل کا یہ مفہوم ہے کہ جو دوسرے کا نقش قبول کرے۔ تو عبد کے معنی ہیں حکومت تسلیم کر لینا، نقش تسلیم کر لینا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے سوائے اس غرض کے انسان کو اور کسی غرض کے لئے نہیں پیدا کیا گیا کہ میرے نقش کو قبول کرے۔ جب انسان کی زندگی کا یہ مقصد ہے تو ہم اس وقت تک اسے پورا نہیں کر سکتے جب تک خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر جذب نہ کر لیں۔‘‘

(منہاج الطالبین۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرمودہ 27 دسمبر 1925ء صفحہ 23)

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رب ہے یعنی تربیت کرنے والا ’’مربی‘‘۔ یہی صفت وہ ماں باپ میں بھی دیکھنا پسند کرتا ہے۔ والدین بچے کی جسمانی اور روحانی تربیت میں خدا تعالیٰ سے دعا کر کے مربی بن کر پیار و محبت سے کام لے کر بچپن سے ہی بچے کے دل میں خدا کا پیار ڈال دیں۔ مثلاً بچے کو بتائیں کہ یہ گھر، گاڑی، اچھی غذائیں، اچھی صحت غرض یہ کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز حتیٰ کہ یہ تمہارے کھلونے سب نعمتیں تمہارے رب کی عطا کردہ ہیں۔ اور یہ سب نعمتیں تمہیں بن مانگے عطا کی ہیں۔ جو کچھ بھی مانگنا ہو خدا سے ہی مانگو۔ اگر اس طرح خدا کی محبت بچے کو گھول کر پلائی جائے گی تو خدا کی عبادت بھی اس کی محبتِ ذاتی میں ڈوب کر کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبتِ ذاتی کے طور پر کرے۔‘‘

پھر مزید فرماتے ہیں۔

’’جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے تو اگر بچے کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی؟ یہ محبت ذاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔‘‘

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 90-91)

قناعت پیدا کریں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ (سورۃ التکاثر 2:102)

تمہیں غافل کر دیا ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ نے۔

اسلام ترقی کرنے سے ہرگز نہیں روکتا مگر مغربی معاشرے کی اندھا دھند تقلید بھی مناسب نہیں ہے۔ ہماری روایات، ہماری تہذیب، اسلامی تعلیمات کے مطابق ہونی چاہئے۔

اس حرص اور اندھی تقلید کا بسا اوقات یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گھر کا ہر فرد چھوٹے سے بڑا مسلسل دنیا کمانے کی خاطر گہری دلدل میں پھنستا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ چھٹی کے دو دن ہفتہ اور اتوار کو بھی بعض نوجوان ملازمت میں مصروف نظر آتے ہیں۔ دوسری طرف ہمارے جماعتی، تعلیمی، تربیتی پروگرام بھی ہفتہ اور اتوار کو ہی عام طور پر ہوتے ہیں ہماری نوجوان نسل کے بعض واقفین نو ان پروگراموں سے پوری طرح سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

مگر غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کہیں ان واقفین نو بچوں کو ہم خود تو اس دلدل میں نہیں دھکیل رہے؟ کیا وہ والدین جنہوں نے ان بچوں کو خدا کے حضور سجا کر تحفہ کے طور پر پیش کرنا تھا، وہ خود خدا کی اس امانت میں انجانے میں خیانت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟

ہر احمدی بچے کے والدین بالخصوص واقفین نو کے والدین کو اپنے کردار و عمل سے بچوں کو بتانا چاہئے کہ ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔

بچپن ہی سے اس حکمت عملی کی ضرورت ہے کہ بچہ جب ضد کرے تو مثبت انداز میں اس کی بات کو قبول کر لیں اور اس کو بتائیں کہ ہر وقت ہر چیز ملنی ضروری نہیں۔ بچہ کو جو دینا ہے اتنا دے کر سمجھا دیں کہ بس تمہارا حصہ اتنا ہی تھا، اس سے زیادہ نہیں ملے گا۔ جب وہ اپنے حصے پر اکتفاء کرنا سیکھ لے گا تو اس میں آہستہ آہستہ قناعت کی عادت بھی پیدا ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔ شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں۔

بدنام کنندہ نکونامے چند

بلکہ ایسے ہوتا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے۔ مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں۔ اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصد و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 184)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

’’قناعت کے متعلق میں نے کہا تھا اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔ عقل و فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔‘‘

پھر آگے مزید فرمایا:

’’غنا کے متعلق میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ قناعت کے بعد پھر غنا کا مقام آتا ہے اور غنا کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف امیر سے حسد پیدا نہیں ہوتا وہاں غریب سے شفقت ضرور پیدا ہوتی ہے۔ غنا کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غریب کی ضرورت سے انسان غنی ہو جائے۔ انسان اپنی ضرورت سے، غیر کی ضرورت کی خاطر غنی ہوتا ہے۔ اسلامی غنا میں یہ خاص پہلو ہے جسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے واقفین بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں اور کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ ضرور تکلیف محسوس کرے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

باقی آئندہ

میں روتا ہوں اور آسمان سے تارے ٹوٹتے دیکھتا ہوں
ان لوگوں پر جن لوگوں نے مرے لوگوں کو آزار دیا
مرے بچوں کو اللہ رکھے ان تازہ ہوا کے جھونکوں نے
میں خشک پیڑ خزاں کا تھا مجھے کیسا برگ و بار دیا
(عبید اللہ علیم)

محترم پروفیسر ڈاکٹر سیّد سلطان محمود شاہد صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

احباب جماعت کو بڑے افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ خادم سلسلہ اور معروف ماہر تعلیم مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب مورخہ 3 مارچ 2013ء کو دن کے ساڑھے بارہ بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 90 سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

آپ کی نماز جنازہ 4 مارچ 2013ء کو گیارہ بجے صبح مکرم پروفیسر صاجزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں پڑھائی۔ اس کے بعد میت کو ان کے آبائی گاؤں شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ لے جایا گیا۔ جہاں نماز عصر کے بعد مقامی معلم صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور خاندانی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

نماز جنازہ غائب

8 مارچ 2013ء کو مسجد بیت الفتوح موڈرن لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آخر مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اور جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اسی روز مسجد بیت الاسلام میں مکرم ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مکرم پروفیسر ڈاکٹر صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت کی۔

ابتدائی حالات

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف مورخہ 16/ اکتوبر 1923ء کو اپنے آبائی گاؤں شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت سید سردار احمد شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کو وقف کر دیا تھا۔ آپ نے بی ایس سی تک تعلیم اسلامیہ کالج لاہور میں حاصل کی۔ اس کے بعد 1946ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم۔ ایس۔ سی کیمسٹری کا امتحان پاس کیا۔

تعلیمی خدمات

ایم۔ ایس۔ سی کرنے کے فوراً بعد آپ قادیان حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور حضور انورؓ نے آپ کا بطور لیکچرار کیمسٹری تعلیم الاسلام کالج میں تقرر کر دیا۔ اس طرح آپ کو یہ شرف حاصل تھا کہ آپ تعلیم الاسلام کالج کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے۔ ہجرت کے بعد پہلے لاہور اور پھر ٹی آئی کالج کی ربوہ منتقلی کے بعد وہاں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ 16 سال تک کالج یونین کے انچارج رہے۔ 1956ء میں آپ لندن چلے گئے اور 1958ء میں یونیورسٹی آف لندن سے آرگینک کیمسٹری میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ربوہ واپسی پر ٹی آئی کالج ربوہ میں بطور پروفیسر آف کیمسٹری 1963ء تک پڑھاتے رہے۔ 1963ء میں آپ پھر لندن چلے گئے اور 1964ء میں لندن یونیورسٹی سے ہی پوسٹ ڈاکٹریٹ کیا۔ اور رائل انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل سوسائٹی کے فیلو بنے۔ 1964ء تا 1978ء تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پروفیسر، ہیڈ آف کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ اور کچھ عرصہ تک انچارج پرنسپل کے طور پر کام کیا۔ چونکہ 1972ء میں ٹی آئی کالج کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا تھا۔ لہٰذا آپ کو گورڈن کالج راولپنڈی ٹرانسفر کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ کو گورنمنٹ ڈگری کالج ننکانہ صاحب کا پرنسپل مقرر کر دیا گیا۔ جہاں سے آپ اکتوبر 1986ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

آپ عمر بھر شعبہ تعلیم سے منسلک رہے۔ مگر کسی مالی منفعت کے لئے نہیں بلکہ صرف بنی نوع انسان کی خدمت ان کی زندگی کا بنیادی مقصد تھا۔ آپ نے کیمسٹری کی بہت سی کتب بھی تصنیف فرمائیں جو بہت مقبول ہوئیں۔

جب ربوہ میں جماعت کے سکول سرکاری تحویل میں چلے گئے تو وہاں بہت سے تعلیمی مسائل کو دیکھتے ہوئے آپ نے ربوہ میں ناصر کنڈرگارٹن اور ناصر پبلک سکول جیسے ادارے بنائے جنہوں نے ایک لمبا عرصہ تک تعلیمی ضروریات کو پورا کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے الہدیٰ ماڈل کالج بنایا جسے 1998ء تک چلاتے رہے۔ جہاں سے بہت سے بچے انٹرمیڈیٹ سائنس تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس طرح آپ کی تعلیمی خدمات نصف صدی کے لگ بھگ محیط ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نہایت سادہ، ہمدرد طبیعت کے مالک تھے۔ بہت سے ضرورت مند طلباء کی مختلف طریقوں سے مدد کرتے تاکہ وہ تعلیم حاصل کرسکیں، ہر ایک کے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک کرتے۔ ایک شفیق باپ کی طرح ان کی رہنمائی کرتے اور ہر ممکن مدد کرتے۔ مخلصانہ مشورے دیتے اور طلباء کے مسائل ذاتی دلچسپی لے کر حل کرواتے۔ آپ طلباء اور رفقاء میں اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے بے حد مقبول تھے۔ ان کے تمام رفقاء اور طلباء انہیں پیار سے 'شاہ جی' کہہ کر پکارتے اور ان کا بے حد احترام کرتے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ٹی آئی کالج ربوہ کے علاوہ جامعہ نصرت کالج برائے خواتین ربوہ میں سائنس بلاک کی تعمیر آپ کی زیر نگرانی ہوئی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس کا افتتاح فرمایا تھا۔

دیگر خدمات

قیام پاکستان کے بعد آپ سیکرٹری اصلاح وارشاد لاہور مقرر ہوئے۔ 1956ء تا 1958ء لندن قیام کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ لندن کے ابتدائی قائد مقرر رہوئے۔ اسی دوران سیکرٹری مال جماعت لندن کے فرائض سرانجام دیئے۔

1946ء تا 1965ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ساتھ ٹی آئی کالج ربوہ کے زمانہ میں خاص تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ بھی بہت عرصہ گزرا اور گہرا تعلق تھا۔

(باقی صفحہ 28)

خلیفۂ وقت سے ملاقات کے آداب

خدا تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ویسٹرن کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں شمولیت فرما رہے ہیں اور مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس تاریخی موقع پر کثرت سے احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہے ہیں اور حضور انور سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کریں گے۔ لہٰذا ان سے گذارش ہے کہ ملاقات کے آداب کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

(ادارہ)

چنانچہ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جلسہ کے موقع پر خلیفہ سے ملاقات بھی ضروری چیز ہے مگر اس کے متعلق بعض ضروری باتیں ہیں جو یاد رکھنی چاہئیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ خلفاء کی اپنی طرف سے بیعت نہیں ہوتی بلکہ رسول کی نیابت میں ہوتی ہے۔ ہمارے سلسلہ میں رسول کریم ﷺ کی نیابت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حاصل ہوئی اور حضرت اقدس کی نیابت خلیفہ کو حاصل ہوتی ہے۔ ادھر رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ پر بیعت کرنا قرار دیا ہے۔ چونکہ خلیفہ کے ہاتھ کو رسول کی نیابت حاصل ہوتی ہے اس لئے امام وقت سے مصافحہ کرنا بھی برکت رکھتا ہے۔ مگر وہ مصافحہ نہیں جو سخت ہجوم اور بھیڑ میں اس طرح کیا جاتا ہے کہ کچھ خود ٹھوکر کھائی اور کچھ مجھے زخمی کر دیا۔ یہ مصافحہ ملاقات کے وقت کا مصافحہ ہوتا ہے۔ اس وقت اگرچہ مصافحہ کے لئے بہت تھوڑا وقت ہوتا ہے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ماموریں اور خلفاء کی برکات کو مختصر وقت میں پورا کر دیتا ہے۔ اگر یہ بات ان کو حاصل نہ ہو تو وہ اپنا کام پورا ہی نہ کر سکیں۔ تو مصافحہ کے وقت خاص طور پر دعا کی جاتی ہے مگر آداب کو مدنظر رکھنا چاہیئے اس طرح نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک نے آگے سے ہاتھ کھینچا ہوا ہو تو دوسرا پیچھے سے کھینچنے لگ جائے۔ اگر مصافحہ کا موقع نکل گیا ہو تو جانے دینا چاہیئے اور آگے سے مصافحہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے میں نے ملاقات کے لئے وقت رکھا ہوا ہے تا کہ ہر ایک کو مصافحہ کا موقع مل سکے۔

پھر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مصافحہ یا ملاقات کے لئے نذر ضروری ہے۔ مگر یہ خیال گندہ ہے۔ اس کا ملاقات یا مصافحہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین اور جو مصافحہ کرتا ہے وہ ایک رنگ میں معیت حاصل کر لیتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے ملاقات کیا کریں اور یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ ملاقات کے لئے یا بیعت کے لئے نذر ضروری ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو یہ باتیں نہیں بتائی جاتیں۔ اس دفعہ عورتوں نے جب بیعت کی تو ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگ گئی تم نے بیعت کی ہے نذر کیوں نہیں دیتیں۔ میں نے اسے بہتیرا کہا کہ بیٹھ جاؤ یہ کہنا گناہ ہے مگر وہ یہی کہتی گئی کہ یہ کس طرح گناہ ہے، نذر دینی ضروری ہے۔ اس قسم کی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ ملاقات کرنے والے دوستوں کو میں ایک بات یہ کہنی چاہتا ہوں کہ ناخن کٹانا اسلام کی سنت ہے مگر میں نے دیکھا کئی لوگ اچھی طرح ناخن نہیں کٹواتے۔ ایک صاحب نے مجھ سے مصافحہ کیا تو ان کے ناخن سے میرا ہاتھ زخمی ہو گیا۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ مصافحہ نہ کرو۔ یہ بھی نہیں کہتا کہ مصافحہ کرتے وقت جھپٹا نہ مارو۔ جلدی میں جھپٹا مارنا ہی پڑتا ہے مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ ناخن اچھی طرح کاٹنے چاہئیں تا کہ مجھے زخم نہ لگے۔“

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

”اے خدا اے ذوالمجد والعطاء ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرما دے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔“

(اشتہار 7 دسمبر 1882ء، مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 342)

خوش آمدید

اے میرے پیارے آقا اے میرے افتخار خوش آمدید
تیرا آنا صد مبارک تخت مہدی کے تاجدار خوش آمدید

ہے بہار تیرا آنا ہے قرار تیرا آنا تو بار بار آنا
ہم راہ تک رہے تھے ہوا ختم انتظار خوش آمدید

تیری باتیں ہیں کتنی اچھی تیری باتیں ہیں کتنی میٹھی
تیرے لفظ پر معارف تیرا لہجہ پُروقار خوش آمدید

تیرے نور سے ہے روشن یہ روحانیت کی دنیا
تو یونہی چمکے دمکے تجھ پر برسیں الٰہی انوار خوش آمدید

تیری دعا کے صدقے میرے غم خوشی میں بدلیں
تو صدا رہے سلامت اے میرے غمگسار خوش آمدید

میری آنکھ کی تو ٹھنڈک میرے دل کا ہے سرور
تجھے دیکھ کر ہوں زندہ کر میرا اعتبار خوش آمدید

تیرے اک اشارے پر میں کروں نذر اپنا سب کچھ
میرا فخر ہے اسی میں ہوں تیرا جاں نثار خوش آمدید

مسرور میرا دل ہے اور مسرور میری جاں ہے
تجھے کس طرح بتاؤں ہے تجھ سے کتنا پیار خوش آمدید

یہ نظارے روح پرور نہیں ہر کسی کو حاصل
ہے تیرا آنا رونق، تیرا جانا دل پہ بار خوش آمدید

اے میرے پیارے آقا اے میرے افتخار خوش آمدید
تیرا آنا صد مبارک تخت مہدی کے تاجدار خوش آمدید

(طاہر محمود)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کا تذکرہ

جنوری تا فروری 2013ء

مرتبہ۔نجیب اللہ ایاز، متعلم درجہ اولیٰ

علمی و تربیتی لیکچرز

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء کے علمی و تربیتی معیار کو بہتر بنانے کے لئے تسلسل کے ساتھ مختلف محققین حضرات کو علمی و تحقیقی موضوعات پر لیکچرز دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ماہ جنوری اور فروری میں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں لیکچرز دینے والے علماء کرام کے نام اور عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

لیکچرار	عنوان
مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ	آنحضرت ﷺ بطور مدثر اور مزمل
مکرم مبشر لطیف صاحب ایڈووکیٹ	1984ء کا آرڈیننس اثرات اور حقائق
مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا	خلافت اور مجددیت
مکرم عبدالرزاق فرازؔ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	مقامات حریری کتاب اور اس کا تعارف
مکرم آصف احمد خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	صدر انجمن احمدیہ کا قیام اور خلافت

علمی و تحقیقی سیمینارز

تعلیمی سال کے آغاز سے تسلسل کے ساتھ درجہ خامسہ کے طلباء مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر اپنے مقالہ جات پیش کر رہے ہیں۔ان سیمینارز میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اساتذہ کے علاوہ دیگر جج صاحبان کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ان سیمینارز میں جج صاحبان نے طلباء کی تقاریر اور ان کی پیشکش کو بغور سنا، ان کے متعلق طلباء سے سوالات کئے اور طلباء کو اپنی قیمتی آراء سے بھی نوازا۔ماہ جنوری اور فروری میں ہونے والے سیمینارز میں تقاریر کرنے والے طلباء کے نام نیز ان کے عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

طالب علم کا نام	عنوان
سید رضا احمد شاہ	اٹیلا، ہن حملہ آوروں کا سردار اور اس کی فتوحات
حماد احمد مبین	خدا کا وجود اور اس کے تکوینیاتی دلائل
عبدالنور عابد	حضرت باوا گرونانک کا قبول اسلام
عبدالنور باطن	سوشل میڈیا اور اس کے بد اثرات
اعزاز احمد خان	شراب اور جوئے کا اقتصادیات پر اثر

مقابلہ مضمون نویسی بزبان انگریزی

الجمعیۃ العلمیہ کے تحت مورخہ 12 جنوری 2013ء کو مقابلہ مضمون نویسی بزبان انگریزی منعقد ہوا جس میں ہر ایک ٹیوٹوریل گروپ سے دو طلباء نے حصہ لیا۔اس مقابلہ میں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

اول	سرمد نوید احمد	متعلم درجہ ممہدہ، رفاقت گروپ
	علی رضا	متعلم درجہ رابعہ، صداقت گروپ
دوم	صباحت علی راجپوت	متعلم درجہ اولیٰ، رفاقت گروپ
سوم	سید رضا شاہ	متعلم درجہ خامسہ، صداقت گروپ
	شرجیل احمد	متعلم درجہ اولیٰ، شجاعت گروپ

مقابلہ مضمون نویسی بزبان اردو

18 جنوری 2013ء کو مقابلہ مضمون نویسی بزبان اردو منعقد ہوا جس میں ہر ایک ٹیوٹوریل گروپ سے دو طلباء نے حصہ لیا۔اس مقابلہ میں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

اول	عبدالنور عابد	متعلم درجہ خامسہ، دیانت گروپ
دوم	اظہر احمد گورایہ	متعلم درجہ خامسہ، رفاقت گروپ
سوم	نجیب اللہ ایاز	متعلم درجہ اولیٰ، رفاقت گروپ

مقابلہ کوئز روحانی خزائن

20 جنوری 2013ء کو مقابلہ روحانی خزائن کوئز منعقد ہوا۔اس مقابلہ میں ہر ایک ٹیوٹوریل گروپ سے چار طلباء پر مشتمل ایک ٹیم نے حصہ لیا۔اس مقابلہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ”فتح اسلام“ مقرر کی گئی تھی۔اس مقابلہ میں پوزیشنز حاصل کرنے والے گروپس مندرجہ ذیل ہیں۔

اول	امانت گروپ
دوم	دیانت گروپ
سوم	رفاقت گروپ

اسکیئنگ اور سنوبورڈنگ

(Skiing,Snowboarding)

31 جنوری 2013ء کو Skiing اور سنو بورڈنگ (Snowboarding) کے لئے جامعہ احمدیہ کینیڈا اور مدرسۃ الحفظ کے اساتذہ و طلباء کا قافلہ دعا کے بعد صبح ساڑھے آٹھ بجے پیس ولیج سے روانہ ہوا۔قریب ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ ہارس شو ویلی (Horseshoe Valley) پہنچا۔ہارس شو ویلی جنوبی اونٹاریو کا ایک اسکیئنگ ریزورٹ (Skiing Resort) ہے۔وہاں پہنچ کر طلباء کو اسکیئنگ کے متعلق ہدایات دی گئیں۔وہ طلباء جو پہلی دفعہ اسکیئنگ کر رہے تھے ان کی ٹریننگ کا بندوبست کیا گیا۔اس کے بعد طلباء اسکیئنگ اور سنوبورڈنگ سے محظوظ ہوتے رہے۔قریب ڈیڑھ بجے طلباء نے اکٹھے ہو کر کھانا کھایا جس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔شام کو قریب 6 بجے قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہوا۔

مقابلہ بیت بازی

10 فروری 2013ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں مقابلہ بیت بازی منعقد ہوا۔اس مقابلہ میں ہر گروپ سے چار طلباء پر مشتمل ایک ٹیم

نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں پوزیشنز حاصل کرنے والے گروپس مندرجہ ذیل ہیں۔

اول	دیانت گروپ
دوم	امانت گروپ
سوم	صداقت گروپ

مقابلہ قصیدہ

15 فروری 2013ء کو جامعہ احمدیہ میں مقابلہ قصیدہ منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں ہر گروپ سے چار طلباء پر مشتمل ایک ٹیم نے حصہ لیا۔ یہ مقابلہ نہایت مشکل تھا اور ہر ٹیم بڑی تیاری کے ساتھ شریک ہوئی۔ اس مقابلہ میں پوزیشنز حاصل کرنے والے گروپس مندرجہ ذیل ہیں۔

اول	رفاقت گروپ
دوم	صداقت گروپ
سوم	امانت گروپ

جلسہ یومِ مصلح موعود

20 فروری 2013ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جلسہ یومِ مصلح موعود کا انعقاد ہوا جس کی صدارت علی رضا صاحب، متعلم درجہ رابعہ نے کی۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو نوفل بن زاہد صاحب، متعلم درجہ ثانیہ نے کی جس کے بعد عمر احمد نیّر صاحب، متعلم درجہ ثانیہ نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد لقمان احمد گوندل صاحب، متعلم درجہ ثالثہ نے پیشگوئی مصلح موعود پڑھی جس کا انگریزی ترجمہ ساجد اقبال صاحب، متعلم درجہ ثالثہ نے پیش کیا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر خواجہ فہد احمد صاحب، متعلم درجہ خامسہ نے کی جس کا عنوان ''پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر'' تھا۔ دوسری تقریر محمد صالح صاحب، متعلم درجہ رابعہ نے ''وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔'' کے موضوع پر کی۔ جس کے بعد طاہر احمد چوہدری صاحب، متعلم درجہ ثانیہ نے ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی کارناموں کا تذکرہ کیا۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم آصف احمد خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ''وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا'' کے موضوع پر کی۔ اس تقریر میں انہوں نے تاریخی حقائق اور واقعات پیش کئے کہ کس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں کی وجہ سے بہت سی غلام قوموں کو آزادی ملی۔

بعد ازاں اس جلسہ کے صدر علی رضا صاحب، متعلم درجہ رابعہ نے اختتامی کلمات میں تقاریر کرنے والے طلباء اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

بقیہ از مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب

مکرم ڈاکٹر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ٹی آئی کالج میں پڑھانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں دو صاحبزادے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے صاحبزادے مکرم پروفیسر برہان احمد ناصر گورنمنٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جبکہ چھوٹے صاحبزادے مکرم سید نعمان احمد ورجینیا، امریکہ میں ایک کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی میں بطور کوالٹی کنٹرول اینالسٹ مصروف کار ہیں۔ دو صاحبزادیاں محترمہ راشدہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم سید احمد شاہ صاحب آف ڈیفنس سوسائٹی لاہور اور چھوٹی صاحبزادی محترمہ بشریٰ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم نامدار احمد ناصر صاحب آف پی سی ایس آئی آر ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں مقیم ہیں۔

نہ صرف ادارہ بلکہ کینیڈا میں مقیم تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلباء و اساتذہ کرام مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مکرمی ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

فوٹوگرافی کے متعلق ضروری ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیٹ پر موجود خلفاء، جماعتی نوعیت کی تصاویر اور مختلف دورہ جات اور پروگراموں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر سے متعلق چند ضروری ہدایات فرمائی ہیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضور انور کی درج ذیل ہدایات پر عمل کو یقینی بنائیں۔

1۔ کسی بھی تقریب میں جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہوں، ایسی تقریب میں کسی عاملہ ممبر یا ڈیوٹی پر موجود فرد یا عام پبلک میں سے کسی فرد کو کیمرے یا موبائل فون سے بغیر اجازت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کھینچنے کی اجازت نہ ہوگی۔

2۔ کوئی فرد جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی ذاتی ملاقات کی تصویر سوشل ویب سائٹس فیس بک وغیرہ پر نہ ڈالے جہاں ان تصاویر تک ہر کس و ناکس کی رسائی ہو اور نامناسب تبصرے کرسکیں۔

3۔ اس امر کی احتیاط کی جائے کہ کسی بھی جماعتی تقریب کی تصاویر کاپی رائٹ یا درست حوالہ دے کر شائع کریں تا کہ اس مواد کو غیر متعلقہ ویب سائٹس وغیرہ غلط استعمال میں نہ لاسکیں۔

جامعات احمدیہ کے طلباء کی سوشل ویب سائٹس پر موجودگی اگر ضروری ہو تو وہ متعلقہ جامعہ کے پرنسپل یا ان کے مقرر کردہ نمائندے کی زیرِ نگرانی ہو۔

جلسہ سالانہ کی عظمت

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''
(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

ایمان اور معرفت میں ترقی

''اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔''
(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

''تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔''
(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ 340)

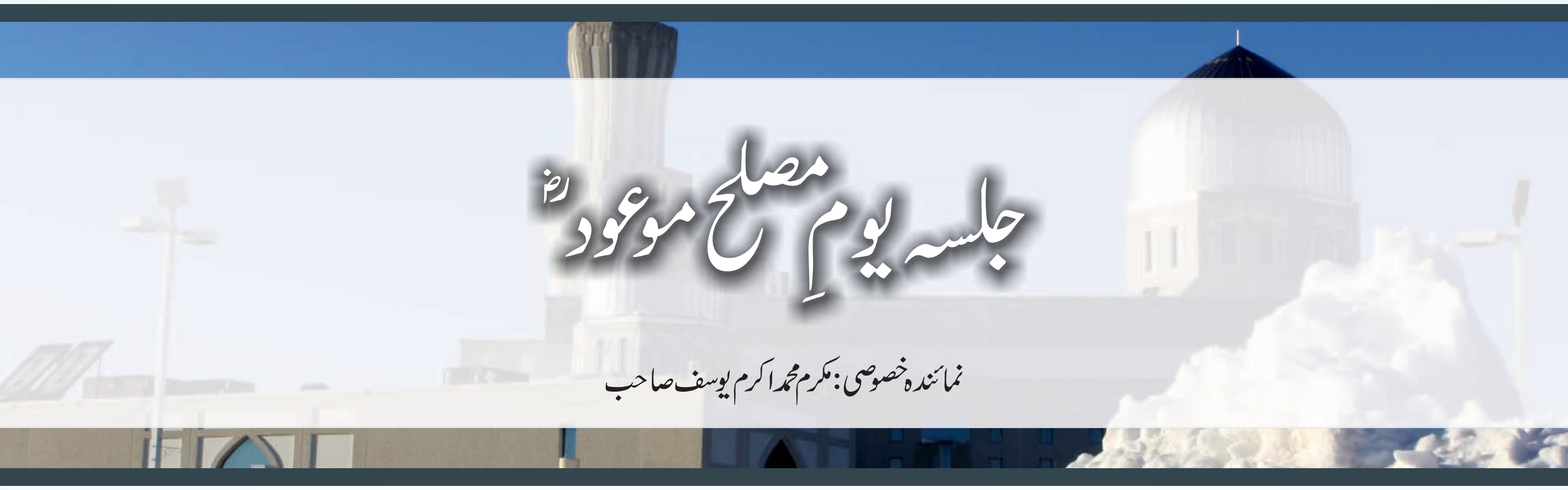

جلسہ یومِ مصلح موعودؓ

نمائندہ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

یارک ریجن کی جماعتوں نے 20 فروری 201   بدھ کے روز مسجد بیت الاسلام میں جلسہ پیش گوئی حضرت مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا۔ موقع کے اعتبار سے مسجد کے مرکزی ہال کی تزئین وآرائش کا انتظام کیا گیا تھا، دیواروں پر جا بجا عظیم الشان پیش گوئی کے الفاظ اور حضرت مصلح موعودؓ کی تصاویر آویزاں تھیں، سارا ہال رنگا رنگ جھنڈیوں سے مزین تھا۔

نماز مغرب کے فوراً بعد تقریباً 6 بج کر 25 منٹ پر جلسہ کی کاروائی محترم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم سید مبشر احمد صاحب نے سورۃ الفتح کی آیت 30 کی تلاوت کی جس کا انگریزی ترجمہ عزیزم فراست احمد اور اردو ترجمہ عزیزم سرمد احمد نوید نے پیش کیا۔

صدر جلسہ نے پروگرام کا مختصر تعارف کروایا۔ جس کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے عزیزم انعام الرحمٰن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ کلام سے چند اشعار سنائے ؎

وہ پیشوا ہمارا جس ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم ابتسام جوئیہ نے پیش کیا۔

پیش گوئی مصلح موعود

پیش گوئی کے الفاظ زبانی یاد کرنے کا شوق یہاں عام ہو چلا ہے، اس بار بھی پیش گوئی کے اردو الفاظ لقمان ربانی صاحب نے زبانی سُنائے اور انگریزی ترجمہ ناصرات میں سے ہیرا منیب صاحبہ نے سُنایا۔

ایک مصلح کی اپنے محبوب آقا ﷺ کے لئے لافانی خدمات

6 بج کر 55 منٹ پر جلسہ کی پہلی تقریر ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری کینیڈا نے انگریزی میں کی۔ جس کے اردو رواں ترجمہ کا انتظام بھی تھا۔ آپ کا موضوع تھا ''ایک مصلح کی اپنے آقا ﷺ کے لئے لافانی خدمات'' آپ کی تقریر کے ساتھ موضوع کے اہم نکات سامنے لگی بڑی سکرین پر بھی دکھائے جارہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کو گندگیوں سے پاک کرنے اور تجدید دین کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آقا ﷺ سے بے پناہ محبت تھی اور جیسا کہ عظیم الشان پیش گوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ''وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔'' آپ نے کہا کہ یہ پیش گوئی کیسے پوری ہوئی اس کی ایک لمبی تفصیل ہے لیکن ابھی گذشتہ سال حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاک ذات پر جھوٹے بہتان گھڑنے کی جو مزموم کوشش کی گئی۔ اُس پر جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنا ردّعمل ظاہر کیا۔ اور جماعت احمدیہ کینیڈا نے تھامسن ہال میں ایک شاندار سیرۃ کانفرنس منعقد کی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کی شاندار کوشش کا اجراء دراصل حضرت مصلح موعودؓ کے دور سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ یہ ردّعمل ہمیں حضرت مصلح موعودؓ کی دی ہوئی تعلیمات سے ملتا ہے۔ یہ وہی ردّعمل ہے جو 1927ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے 'رنگیلا رسول' شائع ہونے پر دکھایا تھا۔ آپؓ نے اُس زمانہ میں سارے ہندوستان میں سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کروانے کی تحریک چلائی جن میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام مذاہب کے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ ''لوگوں کو آپؐ پر حملہ کرنے کی جرأت اس لئے ہوتی ہے کہ وہ آپؐ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں یا اِس لئے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگ ناواقف ہیں۔ اور اُس کا ایک ہی علاج ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سوانح پر اِس کثرت سے اور اس زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپؐ کی سوانح زندگی اور آپؐ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے اور کسی کو آپؐ کے متعلق زبان درازی کی جرأت نہ ہو۔'' ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر وہی حقیقی ردّعمل ہم آج بھی دکھائیں تو ہم دنیا میں انقلاب لا سکتے ہیں۔ آپ نے اُن پانچ نکات کا ذکر کیا جو حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے سامنے رکھے۔

پہلا یہ کہ آنحضرت ﷺ کا مطہر اسوہ حسنہ دنیا کے سامنے رکھیں۔ دوسرا یہ کہ ایک ہزار ایسے مقررین تیار کئے جائیں جو آنحضرت ﷺ کی سیرۃ طیبہ مؤثر انداز میں لوگوں کے سامنے بیان کرسکیں۔ تیسرا یہ کہ غیر مسلم لوگوں کو سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت دی جائے۔ چوتھا یہ کہ ایسے مقررین میں اوّل دوئم اور سوئم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں۔ پانچواں یہ کہ جماعت احمدیہ سارا سال سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کروائے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر اُسی سال انتہائی کم مائیگی کے باوجود سارے ہندوستان میں 1419 جلسے منعقد کروائے گئے جن میں طول وعرض سے ہزاروں لوگ شامل ہوئے۔ اِن جلسوں کے فائدے بتاتے ہوئے آپ نے کہا کہ اِن جلسوں کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ غیر مسلموں نے آنحضرت ﷺ کو محسن اعظم تسلیم کیا اور اُنؐ کی نسبت سے انسانیت کی خدمت کا اعتراف کیا اور مسلمانوں کے تمام فرقے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے۔ اِس کے علاوہ ہندوؤں کے ایک بڑے طبقہ نے اِس حقیقت کا برملا اظہار کیا کہ وہ آنحضرت ﷺ کو بحیثیت انسان عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

آخر میں آپ نے کہا کہ اِن جلسوں کا وہی سلسلہ ہے جو آج تک جاری ہے اور جس کی سب نے تقلید کی اور میلاد النبیؐ کی جگہ سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کرنے شروع کئے۔ آپ کی تقریر 25 منٹ تک جاری رہی۔

پیش گوئی مصلح موعود اور اُس کے مصداق

7 بج کر 20 منٹ پر مکرم طلحہ علی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے پیش گوئی مصلح موعود اور اُس کے مصداق کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔

آپ نے کہا کہ میری تقریر کے موضوع میں جو سوال اُٹھایا گیا ہے اُس کا ایک ہی جواب ہے جس کا اظہار خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریر میں یوں فرمایا کہ ’’صاف ظاہر ہے کہ جب پیش گوئی ظہور میں آجائے اور اپنے ظہور سے اپنے معنی آپ بول دے اور اِن معنوں کو پیش گوئی کے الفاظ کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر معلوم ہو کہ وہی شرطیں ہیں تو پھر اُن میں نقطہ چینی کرنا ایمانداری نہیں ہے۔‘‘ آپ نے اپنی تقریر میں تاریخی شواہد اور واقعات سے ثابت کیا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی پیش گوئی مصلح موعودؓ کے حقیقی مصداق ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد لجنہ ہال کی طرف سے عزیزہ ماہ مناہل محمود صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معروف نعت خوش الحانی سے سُنائی۔

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

عزیزہ بسمہ صبوحی صاحبہ نے ان اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

سیرت حضرت مصلح موعودؓ اور تجدیدِ دین

7 بج کر 50 منٹ پر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اردو میں خطاب فرمایا جس کا رواں انگریزی ترجمہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیت 29 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ 1886ء میں پیش گوئی مصلح موعودؓ کے سو سال گزرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انگلستان میں جلسہ مصلح موعودؓ سے خطاب کرتے ہوئے ایک بات یہ فرمائی کہ مصلح موعود سے یہ مقصد نہیں کہ ایک شخص آیا اور ایک زمانہ گزار گیا پیش گوئیاں اور نشانات پورے ہو گئے بلکہ مصلح موعود ایک مسلسل جاری الٰہی تقدیر ہے جس سے ہر زمانہ میں ہر قوم مستفیض ہوتی رہے گی۔ لہٰذا یہ پیش گوئی جہاں ایک شخص پر محیط ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کا موجب ہے اور آپ کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے مشن کو پورا کرنے کی ایک سکیم ہے۔ اور ہستی باری تعالیٰ کی ایک بہت بڑی دلیل ہے اور ہر زمانہ میں ہر قوم، دنیا کا ہر کنارا، ہر خطہ اِس پیش گوئی سے مستفیض ہوتا رہے گا۔

آپ نے فرمایا کہ جہاں تک حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کا تعلق ہے تو اگر ہم صرف اُنہی پہلوؤں پر غور کریں جو پیش گوئی میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں تو اُن کو بیان کرنے میں بھی کئی دن لگ جائیں گے لہٰذا آپ نے صرف چند ایک امور پر اکتفا کرتے ہوئے بتایا کہ یہ جو فرمایا گیا ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہوگا، اللہ کا یہ کلام آج بھی جاری ہے اور حضرت مصلح موعودؓ کے ایک ایک لفظ میں خدا تعالیٰ کی شان اور غیوری عیاں ہے۔ پھر پیش گوئی کے الفاظ کو دیکھیں کہ خدا قادر ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے وہ حالات و واقعات حاضرین کے سامنے رکھے جو پیش گوئی کے الفاظ کو سو فی صدی پورا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے دعاوی دنیا کے سامنے ایک چیلنج ہیں۔ اور پیش گوئی کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں جن کو قیامت تک کوئی ردّ نہیں کر سکتا۔ پیش گوئی سر چڑھ کر بول رہی ہے اور ہر شخص کو چیلنج پر آمادہ کر رہی ہے۔ آپ کا پُر معارف خطاب آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

تقسیم انعامات اور اختتامی دعا

پیش گوئی کے الفاظ کو زبانی یاد کرنے کا جو سلسلہ یارک ریجن کی جماعتوں نے شروع کر رکھا ہے اُس میں کامیاب لجنات اور احباب کے ناموں کا اعلان ریجنل امیر یارک ریجن ملک خالد محمود صاحب نے کیا۔ آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ یہ انعام ہر سال دیئے جائیں گے۔ جو احباب انعام کے مستحق ٹھہرائے گئے اُن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ فراست عمر صاحب
2۔ نجیب اللہ ایاز صاحب
3۔ لقمان احمد گوندل صاحب
4۔ صباحت علی راجپوت صاحب
5۔ لقمان ربانی صاحب
6۔ منصور احمد ملک صاحب
7۔ مظفر احمد جوئیہ صاحب

مکرم کلیم احمد ملک صاحب کا خطاب

جلسہ کے اختتام پر محترم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآراء کتاب دعوۃ الامیر کا تعارف کروایا اور اس کے مضامین پر مختصراً روشنی ڈالی۔ اور وینکوور میں زیر تعمیر مسجد بیت الرحمٰن کی تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کیا اور اس کے لئے مالی قربانی کی ایمان افروز تحریک فرمائی۔

اجتماعی دعا

ان کے خطاب کے بعد صدر جلسہ محترم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اجتماعی دُعا کروائی۔

پونے نو بجے جلسہ مصلح موعودؓ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اس جلسہ میں تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد نے شرکت کی۔

شوریٰ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وشاورهم فی الامر (آل عمران 3:60)

ترجمہ: اور ہر اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شاورهم فی الامر کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد و ہدایت سے محروم نہیں رہے گا۔

(شعب الایمان للبیہقی۔ جلد 6، ایڈیشن اول، 1990ء، روایت نمبر 4572، صفحہ 76-77)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 532)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

’’کہ مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ خلیفہ کا مقام بہرحال دونوں کی سرداری ہے انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن احمدیہ کا رہنما ہے اور آئین سازی اور بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 27/اپریل 1938ء)

جلسہ یوم مصلح موعود رض
(20 فروری)

"Nation cannot be reformed without the reformation of youth"

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

اعلان نکاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مربی سلسلہ مکرم محمد عمر اکبر صاحب ابن میاں محمد صدیق اکبر صاحب، ونڈسر کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ مدیحہ قریشی صاحبہ بنت مکرم محمد توفیق قریشی صاحب، Mechanicsburg, Pa. امریکہ 2 فروری 2013ء کو مسجد فضل لندن میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالرز ($10,000CND) حق مہر پر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں خاندان پرانے مخلص احمدی ہیں۔ ادارہ اس موقع پر دلہا اور دلہن کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت، مثمر بثمرات حسنہ اور خیر کثیر کا باعث بنائے۔ آمین۔

ولادتیں

☆ علی کامران خان

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی اسسٹنٹ ایڈیٹر اور مشنری احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا، مکرم انصر رضا صاحب کی صاحبزادی محترمہ مہرین خان صاحبہ اہلیہ مکرم کامران خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 25 فروری 2013ء کو ایک بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام ”علی کامران خان“ تجویز کیا گیا ہے۔

☆ فائز احمد بلوچ

6 مارچ 2013ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ صباحت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد احمد بلوچ صاحب، ہملٹن ساؤتھ کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ”فائز احمد بلوچ“ عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی مبارک سکیم میں شامل ہے۔ عزیزم فائز سلمہ، مکرم غلام احمد عابد صاحب صدر جماعت احمدیہ ہملٹن ساؤتھ کا پوتا اور مکرم چوہدری احمد مقصود صاحب، پیس ویلیج سینٹر کا نواسہ ہے۔

☆ شایان احمد چوہدری

8 مارچ 2013ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ رابعہ جاوید چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم سفیان احمد چوہدری صاحب، پیس ویلیج ساؤتھ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔

عزیزم شایان سلمہ، مکرم چوہدری محمد سلیم اختر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کا پوتا اور مکرم جاوید اقبال چوہدری صاحب، لاہور کا نواسہ ہے۔

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مذکورہ بالا ولادتوں کے مواقع پر ان کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی، ایمان، اخلاص اور تقویٰ والی لمبی زندگیاں عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم میاں طاہر احمد صاحب

24 فروری 2013ء کو مکرم میاں طاہر احمد صاحب ڈرھم جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

26 فروری 2013ء کو مکرم شاہ رخ رضوان عابد صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

27 فروری 2013ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم فیصل جہانگیر صاحب ڈرھم اور ایک بیٹی مکرمہ ذکیہ طاہر صاحبہ آسٹریلیا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

15 فروری 2013ء کو مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم ڈاکٹر منظور احمد چیمہ صاحب

2 فروری 2013ء کو مکرم ڈاکٹر منظور احمد چیمہ صاحب شیخوپورہ میں 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم محترمہ ارم نوشین صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء المجید ظفر صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کے والد اور محترمہ شفقت تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم عظمت حیات خاں صاحب میپل کے بڑے بھائی تھے۔

☆ مکرم منصور احمد شاہ صاحب

7 فروری 2013ء کو ایئر کموڈور (ر) مکرم منصور احمد شاہ صاحب کراچی میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ 15 فروری 2013ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر میں دیگر مرحومین کے ساتھ مکرم منصور احمد شاہ صاحب کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ماموں زاد بھائی تھے اور مکرم مدثر چوہدری صاحب صدر اوکول کے خالو تھے۔

☆ مکرم ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب

8 فروری 2013ء کو مکرم ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب اتھنس، امریکہ 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ امریکہ نے نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الرحمٰن میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے اخلاص و وفا اور خدمات کا ذکر فرمایا۔ اسی روز قطعہ بہشتی مقبرہ Lake View Memorial Park میں تدفین ہوئی۔

21 فروری 2013ء کو مسجد بیت الفضل لندن میں نماز ظہر سے قبل مکرم داؤد احمد خان صاحب کی نماز جنازہ کے ساتھ مکرم ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب کی نماز جنازہ غائب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔

مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہم عیسیٰ کے

پوتے، حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ کے بیٹے اور حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحبؓ کے داماد تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ پنجاب یونی ورسٹی سے گولڈ میڈل کے ساتھ ایم ایس سی کیا۔ امریکہ سے فزکس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اوہایو یونی ورسٹی میں نیوکلر فزکس کے پروفیسر رہے۔ امریکن یونی ورسٹی بیروت میں بھی پڑھاتے رہے۔ لیکن لمبا عرصہ Athens, Ohio میں رہائش پذیر رہے۔ آپ نے وہاں جماعت قائم کی اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نے امریکہ سے ایک نیوز لیٹر بھی نکالنا شروع کیا جو آج کل "The Ahmadiyya Gazette USA" کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ آپ نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قائم کیا جو گذشتہ نصف صدی سے جماعت امریکہ اور کینیڈا کے مختلف رسائل اور کتب شائع کرتا رہا ہے۔ آپ ایک لمبا عرصہ تک احمدیہ گزٹ کینیڈا شائع کرتے اور کینیڈا پوسٹ کے ذریعہ اس کی ترسیل کا کام بھی خود انجام دیتے رہے۔

آپ امریکہ میں پہلے احمدی ہیں جنہیں اپنے علاقے Chauncey میں بہترین سماجی خدمات پر میئر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جس پر آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی مبارک دی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ایثار اور قربانی کرنے والے، ہمدرد غریب پرور، دعا گو، خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم میاں انیس احمد صاحب ایڈمنٹن کے بہنوئی تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مکرم پروفیسر ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب مرحوم کے تمام عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے یکم مارچ 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ حفیظ بیگم صاحبہ

7 فروری 2013ء کو مکرمہ حفیظ بیگم صاحبہ لندن یوکے میں 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور ان کی تدفین لندن میں ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 فروری 2013ء کو ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد افضال جج صاحب وان نارتھ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم سیّد وسیم حسن صاحب

9 فروری 2013ء کو مکرم سیّد وسیم حسن صاحب کراچی 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم سیّد کلیم محمود صاحب ویسٹن ازلنگٹن کے ماموں تھے۔

☆ مکرم ڈاکٹر شیخ شعیب الرحمٰن صاحب

16 فروری 2013ء کو مکرم ڈاکٹر شیخ شعیب الرحمٰن صاحب لاہور اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ، محترمہ فرحت اختر صاحبہ سیسکاٹون کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کے بہت سے عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم طاہر احمد ندیم صاحب

4 مارچ 2013ء کو مکرم طاہر احمد ندیم صاحب لاہور میں 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم چوہدری محمد عالم صاحب مسس ساگا ویسٹ کے بھتیجے تھے۔

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے 8 مارچ 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم طاہر احمد ندیم صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں
مبشر احمد خالد 647-985-3494

لوگ کہتے ہیں

دور اُفق پار سے سورج کی جبیں بولتی ہے
رات چپ ہوگئی اب صبحِ حسیں بولتی ہے

حوصلہ رکھ کہ اُجالوں کی اندھیروں سے ہے جنگ
ہونٹ سِل جائیں تو تحریر جبیں بولتی ہے

آسماں بارِ امانت سے سبک دوش ہوا
حق کی تائید میں مخلوقِ زمیں بولتی ہے

اس کے گھر دیر نہ اندھیر، نہ بیشی نہ کمی
خود سری جھوٹے خداؤں کی یہیں بولتی ہے

کب رہا راز میں لب بستہ فسانوں کا متن
کس نے ڈالا یہ گراں بار زمیں بولتی ہے

"لوگ کہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہی کہتے ہوں گے"
ساری دنیا یونہی بے کار نہیں بولتی ہے

معترض وہ ہو جو ہو ذات میں اپنی کامل
چھاج تو بولے پر چھلنی بھی کہیں بولتی ہے

سامنے لاتی ہے ہر یاد کے لاکھوں پہلو
مجھ سے تنہائی میں جب شام حزیں بولتی ہے

(محترمہ امۃ الباری ناصؔر صاحبہ)

اصلاحیں

☆ حضور انور کے دورہ کینیڈا کی رپورٹ احمدیہ گزٹ کینیڈا دسمبر 2012ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس میں صفحہ 18 پر غلطی سے نعمانہ بشارت کا نام منظوم کلام میں شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ واقفات نو کی کلاس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام ملیحہ سید، دردانہ چوہدری، دانیہ احمد اور نعمانہ بشارت نے پیش کیا تھا۔

☆ حضور انور کے دورہ کینیڈا کی رپورٹ احمدیہ گزٹ کینیڈا جنوری 2013ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس میں صفحہ 18 پر غلطی سے عاشر حکیم ڈوگر شائع ہوگیا تھا جب کہ اس بچی کا نام "عائشہ حکیم ڈوگر" ہے۔ قارئین کرام درستی فرمالیں۔